لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

نمبر ۱۰ | کلکتہ: چہار شنبہ ۱۰ شوال ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۵

Calcutta: Wednesday September 2. 1914.

مقصد وحید

الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ، هُوَ
اجْتَبٰىكُمْ، وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ
مِنْ حَرَجٍ، مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ هُوَ
سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا
لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ، وَ
تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ، فَاَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ، وَاعْتَصِمُوْا
بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ
نِعْمَ النَّصِيْرُ! (۲۲ : ۷۸)

قیمت فی پرچہ — چار آنہ

Tel. Address: "Alhilal," Calcutta
Telephone No. 648.

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

الهلال

مدیر مسئول و رئیس تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۱۴ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ٹیلی فون نمبر ۶۴۸

سالانہ - ۱۲ - روپیہ
ششماہی - ۶ - ۱۲ - آنہ

نمبر ۱۰ — کلکتہ چہار شنبہ ۱۰ - شوال ۱۳۳۲ ھجری — جلد ۵.
Calcutta : Wednesday, September, 2. 1914.

النبـــاء العظيـــم :

الذي هم فيه مختلفون !

سقـوط بلجيـم و فتـح خـط پيـرس

جنـگ کے پہلے باب کا اختـتـام

اور

دوسـرے کا آغاز !!

(۱)

رشدوا شدة أخرى ' فجرروا
بارجل مثلهم وروا جوينا !

عم يتساءلون ؟ عن النبـاء العظيم الذی هم فیه مختلفون ؟ کیا ہے جسکو لوگ پوچھہ رہے ہیں اور جسکی حقیقت کیلیے مضطر و بیقرار ہیں ؟ یہ سائلین حقیقت کا تحیر' یہ طالبین کشف و انکشاف کا تفحص' اور یہ متلاشیان اصلیت کی سرگردانی' کس حقیقت مستور' کس چہرۂ محجوب' کس مقصود مجہول' اور کس علم غیر معلوم کیلیے ہے ؟ کیا اس حادثۂ عظیم کیلیے جو ہوچکا اور جسکی واقعیت سعی ستر و حجاب سے بے پروا او دست خدع و انکار کی رسائی سے بلند تر ہے ؟ کیا اس یوم عظیم کیلیے جسکے قرب کی علامتیں ظاہر ہوچکیں' اور جسکی بربھہ حقیقة هالله عالم آشکارا ہونے کیلیے سر پر آگئی ہے ؟ کیا اس یوم الفصل کیلیے جس نے ثبات و قرار کا فیصلہ کردیا' اور جو اپنے عواقب قریبہ کی ترجمانی میں صریح البیان ہے ؟ کیا اس یوم التغابن کیلیے جس نے بالآخر ضعف و قوت' انضباط و انہزام' اجتماع و افتراق' اقدام و ادبار' اور امید و بیم کی تقسیم کردی' اور ہر گروہ کو جو کچھہ ملنے والا تھا مل گیا ؟ و ذالک یوم التغابن (۶۴ : ۲۱.)

یعنی کیا اس "نباء عظیم" کیلیے جسکی روشنی کی شعاعوں کو تاریکیوں کی بڑی بڑی دیواریں کھڑی کرکے روکنا چاہا مگر وہ نہ رکیں ؟ جسکی زبان حقیقت کی رمز فروش صداؤں کو ہنگامۂ ادعا و تضلیل میں گم کردینا چاہا مگر گم نہ ہوئیں ؟ جسکے روے اصلیت کو نقاب ہاے توجیہ و تعلیل اور پردہ ہاے تفسیر و تشریح نے دست تصرف و تحرف نے مستور کرنا چاہا مگر مستور نہ ہوا ؟

سقوط بلجیم : سرائے انٹورپ کے اور تمام مقامات پر جرمنی قابض ہوچکی ہے - (نقشہ نمبر - ۳)

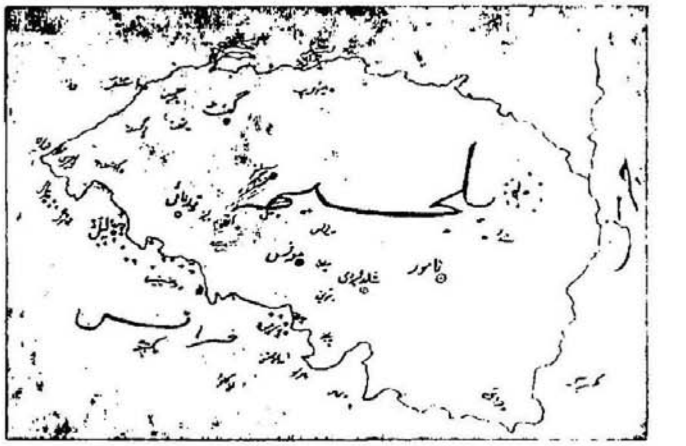

کیا یہ ہمہ معلوم سے تجاہل ہے' اصلیت سے انکار ہے' یقین کا اعتراف نہیں' اور حقیقت کیلیے باہم اختلاف کیا جا رہا ہے ؟ عن النباء العظيم الذي هم فيه مختلفون ؟ (۷۸ : ۱) خیر' اگر تجاہل ہے تو علم الیقین بھی دور نہیں' اگر انکار مشکوک ہے تو اعتراف یقین کا بھی وقت آنے والا ہے' اگر یقین نہیں ہے تو ظن و شک بھی زیادہ دن مہمان نہیں' اگر اختلاف ہے تو حقیقۃ ثابتہ و مشہودہ کے ظہور میں بھی اب شاید اتنی ہی دیر رہگئی ہے جتنی دیر آفتاب کے ایک طلوع و غروب میں ہوتی ہے - عجب نہیں کہ ان سطروں کی اشاعت سے پہلے لوگ اس حقیقت کو معلوم کرلیں' جسکی نسبت وہ سوال کرتے اور باہم مختلف ہیں : کلا سيعلمون ' ثم كلا سيعلمون (۷۸ : ۴)

(انكم لفي قول مختلف !)

کرۂ ارضی کے کروروں انسان ایک امر واقع و محسوس کے متعلق آجکل جس طرح جہل و بے خبری' شک و ریب' ظن و تخمین' اور افکار مختلفہ و متضادہ کے عالم میں زندگی بسر کررہے ہیں' وہ دنیا کی تاریخ میں ہمیشہ ایک عجیب واقعہ سمجھا جائیگا نئے تمدن نے جسقدر عظیم الشان خدمتیں رسل و رسائل اور اخبار و روایت کی پچھلی ایک صدی میں انجام دی تھیں' وہ سب کی سب اسطرح منہدم ہوگئی ہیں' گویا معذرح ممالک کے آتش زدہ مکانوں اور زیر جنگ آبادیوں کی برباد شدہ رونق کی طرح انہیں بھی جنگ کے شعلوں کے نذر ہوجانا تھا - ریل اور تار کا وجود بالکل بیکار ہے - پریس' اخبارات' خبروں کی ایجنسیاں' اور نامہ نگاران جنگ کی صفیں کچھہ بھی مفید نہیں ہوسکتیں - یہ سب کے

سب اسکے لیے بیکار محض ہوگئے ہیں کہ دنیا کے سب سے بڑے حادثہ کے متعلق دنیا کو صحیح و یقینی خبریں پہنچائیں !

خبروں نے سرکاری احتساب کے تمام وسائل پر قبضہ کرلیا ہے اور کوئی خبر بغیر حذف و اضافہ' تعریف و تحشیہ' اور تصرف و تبدیل کے دنیا تک نہیں پہونچ سکتی - ہم اُن خبروں کے متعلق کچھہ نہیں جانتے جو جرمنی اور آسٹریا کے ذریعہ ملتی ہونگی' مگر ہمارے سامنے وہ ذخیرہ موجود ہے جو ہم تک پہنچتا ہے' اور افسوس کہ وہ [illegible] روایت کی ناکام سعی تعریف و اخفا کے مختلف متضاد مناظر کا ایک ایسا مجموعہ ہے جسکے کسی ایک چھوٹے سے چھوٹے ٹکڑے کو بھی بمشکل "خبر" کے لفظ سے تعبیر کیا جاسکتا ہے - اسکی خاموشی عجیب ہے مگر اسکی آواز عجیب تر ہے - وہ جب لاعلمی کا اظہار کرتا ہے تو ساتھہ ہی ایک شبہہ انگیز علم کے دیدینے سے بھی نہیں بچ سکتا' لیکن جب خبر دیتا ہے تو اسکی تصرف کردہ صورت میں اطمینان اور تشفی کے پیدا کرنے سے عموماً عاجز ثابت ہوتا ہے اور اس سے واضح ہوجاتا ہے کہ حقیقت کی قوت ناقابل تضعیف ہے اور اس سے بہت بلند تر ہے کہ تصرف کا ہاتھہ اسے نیچا کرسکے - سب سے زیادہ عجیب نمایش اس خبر رسانی کی وہ ہوتی ہے جب صریح متضاد خبریں یکے بعد دیگرے آنے لگتی ہیں' اور معلوم ہوتا ہے کہ کسی بڑی زنجیر کی درمیانی کڑیاں بے ترتیبی کے ساتھہ نکال دی گئی ہیں' اور بقیہ ٹکڑوں کو بغیر باہم ملائے اور جوڑے کے جلدی میں بھیجدیا ہے - اب وہ کسی طرح بھی باہم نہیں جڑ سکتیں !!

(حقیقۃ قاہرہ !)

تاہم حقیقت کا اظہار جلد یا بدیر ناگزیر ہے' اور واقعات اپنی قوت میں اٹل اور اپنے اظہار میں نا قابل تسخیر ہیں - حوادث کے جلد جلد ورق الٹے اور دو ہفتہ کے اندر ہی اندر نقشۂ جنگ بالکل منقلب ہوگیا - درمیان کی کڑیاں چھوڑ دی گئی ہوں لیکن آخری سرا زیادہ عرصہ تک مخفی نہیں رہسکتا اور وہ سامنے آہی جاتا ہے -

اب بہت سے پردے اٹھہ چلے ہیں' بہت سے اٹھنے والے ہیں' اور عجب نہیں کہ علم صحیح کا افق اسقدر تاریک نہ رہے جیسا کہ ابتک رہچکا ہے - اگر تمام خبروں کو ترتیب و تدقیق کے ساتھہ سامنے رکھا جاے تو حقیقت بالکل منکشف ہوجاتی ہے' اور اُن لوگوں پر تعجب ہوتا ہے جنھوں نے اپنی راے کو خبروں کے نتائج کی جگہ محض انکی تفسیر و توجیہ کرنے والوں کا اعلان و ادعا کی ناکام بالا خانیوں پر چھوڑ دیا ہے -

(جنگ بست روزہ)

ممکن ہے کہ بہت سے لوگوں کا یہ خیال نہ ہو' مگر ہمارا یقین ہے کہ ہم نے پچھلے دنوں جسے ایک عظیم الشان جنگ " بست روزہ " کے عہد میں بسر کیے ہیں اسمیں جنگ یورپ کا پہلا دور ختم ہوگیا' اور اگر اس جنگ کو دو منزلوں میں تقسیم کردیا جاے تو اسکی پہلی اہم ترین منزل وہی تھی جو مقامات کی پر [illegible] سے شروع ہوئی' اور جرمنی کے سرحد فرانس تک آکے پر ختم ہوگئی - اب صرف دوسری منزل باقی ہے جسکا معرکہ گاہ پیرس اور اسکے حوالی و اطراف کے استحکامات خمسہ ہونگے' اور اسوقت (نصف سپٹمبر) کی آخری خبروں نے اسکے قریب ترین عالم کی اطلاع دیدی ہے !

اس عہد کی جنگ کا پیمانہ اسکی ہر بات عجیب ہے - اور روز افسانے ہیں جو اب تک کسی بڑے سرحدی معرکہ کے انتظار میں بے چینی کی کروٹیں بدل رہے ہیں' وہ اس نتیجہ پر قائم ہوگئے ہیں جو انہیں دی جا رہی ہے' اور جسمیں ایک ہفتہ سے روزانہ کہا جا رہا ہے کہ "اب تک جو کچھہ ہوا ہے وہ کچھہ بھی نہیں ہے' اور جو کچھہ ہونے والا ہے وہ اب ہوگا" لیکن یہ کیسی عجیب غلط فہمی ہے اور کیسی عظیم الشان بے خبری ؟ وہ یقیناً تاریکی میں ہیں اور انہیں روشنی کیلیے نکلنا چاہیے - وہ یقین کریں کہ جنگ اپنے نصف اہم سے گذر گئی' اور نصف آخر درپیش ہے - اب اُس چیز کے بے فائدہ انتظار کی جگہہ جو ہوچکی ہے' انہیں چاہیے کہ اُس معرکہ کا انتظار کریں جو ہونے والا ہے : ما ینظرون الا صیحۃ واحدۃ تاخذہم وہم یخصمون ! (۳۶ : ۳۴)

(تماشہ گاہ جنگ)

ہم چاہتے ہیں کہ داستان کو کسی قدر ابتداے شروع کریں تا کہ وہ تمام ترتیبات اچھی طرح واضح ہوجائیں جنسے ہم نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے -

سب سے پہلے ایک نظر یورپ کے نقشے پر ڈال لیجیے' اور دیکھیے کہ فریقین جنگ کا جغرافیائی رشتہ کیا ہے' اور جنگ کے خطوط کن کن مقامات سے شروع ہوتے ہیں ؟

آپکے مشرقی جانب روس کا عظیم الشان رقبہ پھیلا ہوا ہے' اسکے بعد ہی جرمنی ہے' اور مغربی روس کی سرحدیں جرمنی کے حصۂ پروشیا سے' اور نیچے آکر جنوبی روس کی سرحدیں آسٹریا ہنگری سے ملگئی ہیں - روس و جرمنی شمال کی جانب بحر بالٹک سے متصل ہیں' اور روس اپنے جنوبی نشیب میں بحر اسود پر آکر مقام اوڈیسہ میں ملگیا ہے -

جرمنی سے مغرب جانب فرانس ہے - جرمنی اور فرانس کی سرحد درمیان میں دو سو میل تک تو بالکل متصل ہے' لیکن شمالی جانب ایک مثلث ٹکڑے کی شکل میں بلجیم حائل ہوگیا ہے' اور جنوبی نشیب میں سوئٹزرلینڈ ہے -

بلجیم کا مثلث اسطرح حائل ہوا ہے کہ اسکا جنوبی کونا لکسمبرگ نامی ایک چھوٹی سی خود مختار ریاست سے متشکل ہوا ہے -

(خطوط و مراحل جنگ)

اعلان جنگ دو فریقوں میں ہوا - یعنے فرانس' روس' انگلستان اور دوسری طرف جرمنی اور آسٹریا - پس یہ پانچوں سلطنتیں اپنی اپنی سرحدوں سے ہجوم و دفاع کے خطوط پر بڑھیں -

جنگ کے متعلق راے قائم کرنے کیلیے مقدم امر یہ ہے کہ ہر فریق جنگ کا خط جنگ اور منزل مقصود متعین کرلیا جاے - اقدام و فتح اور کامیابی کے معنی صرف یہ ہیں کہ اپنے خطوط پر قائم رہ [illegible] منزل مقصود تک رسائی حاصل کی جاے -

موجودہ جنگ رقبہ اور ممالک کی جنگ نہیں ہے' کوئی وسیع زمین فریقین کے سامنے نہیں اور نہ محض کثرت مقتولین و شدت قتل و غارت کامیابی کا معیار ہوسکتا ہے - دونوں فریقوں کی سرحدیں ملی ہوئی ہیں' اور زیادہ سے زیادہ تین چار سو میل کے اندر رہکر انہیں اپنی قسمتوں کا فیصلہ کرنا ہے - پس فتح و کامیابی کا اندازہ صرف اسی سے کیا جاسکتا ہے کہ ہر فریق کا مقصد سفر متعین کرکے دیکھا جاے کہ وہ کہاں تک اس سے قریب ہوا ہے' اور کس قدر راستہ طے کرنے کیلیے باقی رہگیا ہے ؟

جرمنی کا خط جنگ اور منزل مقصود بالکل واضح ہوگیا ہے' وہ اس سنہ ۱۹۱۴ میں بھی وہی ہے جو سنہ ۷۰ اور ۱۸۷۱ میں تھا' یعنے بخط مستقیم سرحد جرمنی سے نکلنا اور پیرس پر قابض ہوجانا -

اس مقصد کے حصول کیلیے جرمني کے آگے متعدد راستے تھے - ایک راستہ یہ تھا کہ فرانس میں براہ راست اُس متصلہ سرحد سے داخل هوجاے جو سولٹرزلینڈ کے مجمع الثغور (کئي سرحدوں کے ملنے کي جگه) سے لیکے لانگوے اور لکسم برگ تک چلی گئي هے - (دیکھو نقشہ نمبر ۲) دوسرا یہ کہ سولٹرز لینڈ هوکر گذرے - تیسرا راستہ براہ بلجیم تها - جرمني نے اپنے تمام مصالح جغرافیائی و فوجي کو ملحوظ رکھکے (جنکي تفصیل پہلے هوچکی هے) آخري راستہ تجویز کیا جیسا کہ دس سال پہلے سے تجویز کرچکي تھي ' اور ۵ - اگست کو پانچ جرمن دستے بلجیم میں داخل هوگئے -

فرانس نے بظاهر اپنے لیے هجوم اور دفاع کے دو خط قرار دیے - ایک طرف تو حدود جرمني میں میٹز کي جانب بڑھا ' اور دوسري طرف بلجیم کے ساتھہ ملکر جرمني کے هجوم کو روکنا چاها جو بلجیم کو مسخر کرکے پیرس کي طرف بڑھنا چاهتی تھي -

فرانس کا مقصد هجوم اور حملے سے اسکے سوا اور کچھہ نہیں هوسکتا تھا کہ جہانتک ممکن هو جرمني کے اندر بڑھتا جاے ' اور اسطرح اسکے شمالي حملہ کي مشغولیت میں (جو براہ بلجیم هے) خلل ڈالدے -

لیکن اسکي انتہائي طاقت کا اصلي میدان بلجیم تھا ' اور یہاں پہونچکر اسکي منزل دفاع یہ تھي کہ جرمني کو اول تو بلجیم کي تسخیر سے روکے ' اور اگر روک نہ سکے تو کم از کم اپني سرحد میں داخل نہ هونے دے -

انگلستان نے فرانس کي حمایت کي اور جنگ کے میدان میں اترا - اسکا مقصد جنگ خشکي میں فرانس اور بلجیم کی حمایت تھا تاکہ جرمني انپر قابض نہو اور فرانس میں داخل نہ هوسکے ' اور دریا میں بحر شمالي کے اندر یا تو جرمني پر حملہ کرنا یا اسکے حملہ کا دفاع -

روس ایک طرف آسٹریا سے متصل هے ' دوسري طرف جرمني سے - وہ دونوں طرف حملہ آور هوا - جرمني کي سرحد پر مشرقي پروشیا کي طرف سے ' اور آسٹریا میں اسکے صوبہ گلیشیا کي جانب سے - روس نے اپنا خط جنگ یہ ظاهر کیا تھا کہ وہ مشرقی پروشیا میں بڑھتے هوے اسکے صدر مقام " کونگز برگ " پر قابض هو جائیگا ' اور پھر براہ راست برلن (دار الحکومت جرمني) تک بڑھتا هوا چلا جائیگا - جس طرح جرمني کي منزل مقصود پیرس هے ' ٹھیک اسي طرح روس کي منزل جنگ برلن قرار دینی چاهیے -

(ســد سکندري)

اب جبکہ بلجیم کی قسمت کا درد انگیز فیصلہ هوچکا هے اور باستثناے انٹورپ تمام خاک بلجیم جرمن سواروں کا جولانگاہ بن چکي هے ' هم اسکے لیے بالکل طیار نہیں هیں کہ بلجیم کي بے حقیقتي اور حقارت کے افسانے سنیں - ابھی ایک هفتہ کی بات هے کہ لي یژ اور نامور کے قلعوں کے متعلق نہایت ادعاء اور وثوق کے ساتھہ بیان کیا جاتا تھا کہ " تمام دنیا میں اول درجہ کے جنگی اور دفاعي استحکامات هیں " اور علی الخصوص لي یژ کے بارہ قلعے جو علاوہ اپنے عدیم النظیر استحکام و تحصین کے دریا ' جنگل ' اور پہاڑوں کي طبیعي مشکلات سے بھی گھرے هوے هیں ' اور ایک ایسے آهنیں اور ناممکن التسخیر دائرے میں پھیلے هوے هیں ' جنسے بڑھکر محکم دائرۂ دفاع نہ صرف یورپ ' بلکہ تمام دنیا کي جنگي تعمیرات میں شاید هي کوئي اور هوگا -

لي یژ کے بعد دوسرے درجہ پر بلجیم کا مستحکم ترین مقام نامور هے جسکے نو قلعے تمام یورپ میں اپني خصوصیات تحصین میں ضرب المثل هیں - بلکہ بعض ماهرین جنگ کی نظریں (فتح نامور سے پہلے) اسے لي یژ سے بھي زیادہ دشوار گذار جگہ سمجھتي تھیں -

ان اسباب سے فرانس نے اپنی سب سے بڑي اولین کامیابی یہ سمجھی کہ بلجیم کو جرمني کے مقابلہ کیلیے طیار کردیا جاے اور اسکے ناممکن التسخیر قلعے فرانس اور جرمنی کے درمیان سد سکندري کا کام دینے لگیں -

پس الائز (یعني حلفاء متحدۂ فرانس و انگلستان و روس) نے ترتیب جنگ یہ قرار دي (جیسا کہ ۳ - اگست سے لیکے اس وقت تک کي تار برقیوں اور علی الخصوص پریس بیورا کے بہ تصریح اظہارات رسمیہ سے واضح هوتا هے) کہ جرمن بلجیم کے استحکامات کے ثبات سے اس وقت تک روکي جاے ' جب تک کہ فرانس اور انگلستان کی فوجیں بلجیم میں لڑنے کیلیے نہ پہونچ جائیں ' اور وہ متحد هوکر اگر جرمنی کو بڑھنے سے روک نہ سکیں تو اقلاً سرحد فرانس تک تو نہ پہونچنے دیں -

اسکے بعد انکی نظریں روس کی طرف اٹھیں ' اور امید کا آفتاب مشرقی پروشیا کے اُفق پر طلوع هوا - اسکی کرنیں جسقدر پھیلتی جاتی تھیں ' اتنی هی اس " جنگی حقیقت " کا زیادہ بلند آهنگی سے صور پھونکا جاتا تھا کہ " سٹیم رولر (روس) کو بہت دیر میں متحرک هوتا هے ' مگر جب متحرک هوتا هے تو حریف کو آٹے کی طرح پیس ڈالتا هے "

الائز نے کامل وثوق کے ساتھہ اس امید کو قبول کیا کہ وہ جرمنی کو بلجیم میں روک لینگے ' اور اگر روک نہ سکے تو اقلا سرحد فرانس و بلجیم سے تو گذرنے نہ دینگے - اتنے عرصے میں " سیٹم رولر " اچھي طرح متحرک هوکر زور سے گردش کھائیگا ' اور کونگز برگ سے برلن تک کے خط کو پیس کر رکھدیگا !

اگر آپ روزانہ اخبارات پڑھتے رهے هیں تو ۲۰ سے ۲۸ - اگست تک کي تاربرقیوں اور ان استخراجات پر ایک نظر ڈال لیں جو انگریزي پریس اس عرصے میں کرتا رها هے -

(انقلاب)

لیکن یہي فرانس اور جرمني کا میدان جنگ هے جب سنہ ۷۱ میں ایک فتح مند وزارت خانے کے اندر کہا گیا تھا :

" قلم کا بنایا هوا نقشہ پھاڑ دو کیونکہ صفحۂ زمین پر تلوار کي نوک نے دوسرا نقشہ کھینچ دیا هے "

اور قریب قریب یہي جملہ هے جسے نومبر سنہ ۱۹۱۲ کي شام کو گلڈ هال لنـدن میں مسٹر ایسکو یتھہ نے دهرایا تھا جبکہ انہوں نے جنگ بلقان کے بعد پہلي تقریر کي تھي ' اور فتح سلانیک کي خبر سنائی تھی : و تلک الایام نداولها بین الناس !

یورپ کے وہ نقشے جو معرکۂ واٹرلو کے بعد سے اس وقت تک کاغذ پر بنائے گئے ' ابھی بالکل پارہ پارہ نہیں هوے هیں کو بیکار ضرور هوگئے هیں ' لیکن اسمیں کچھہ شک نہیں کہ ارادوں اور امیدوں کے جو نقشے ادعا کے قلم سے یقین کے صفحوں پر کھینچے گئے تھے ' بالاخر ایک هفتے کے حوادث سریعہ اور انقلابات محیرہ نے انھیں بالکل ٹکڑے ٹکڑے کردیا ' اور حریف قاهر نے لي یژ سے نکلکر ' برسلز سے بڑھکر ' نامور کو کچل کر ' اور سرحد فرانس کو عبور کرکے کہا : " سچا نقشہ وهی هے جو تیز قدم سواروں کي اڑائي هوئی گرد کی چادر کے نیچے کامیاب تلوار کي نوک سے کھینچا جاے "! اللهــم مالک الملک ، تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر! انک علی کل شی قدیر!

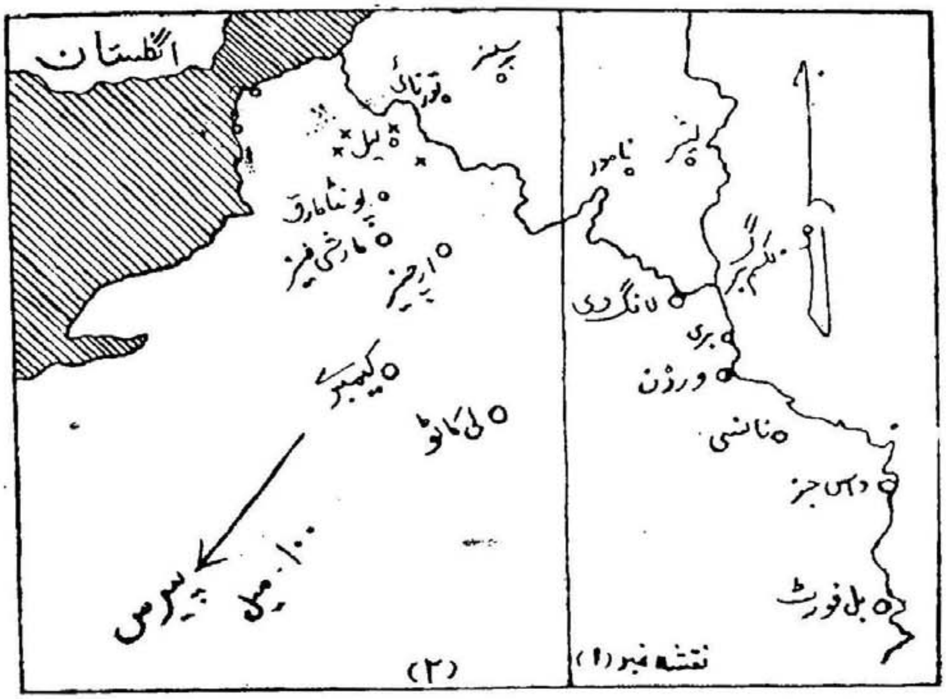

نقشہ نمبر (۲) میں جرمنی کا داخلہ واضح کیا ہے جو مقام لیل سے شروع ہوکر کیمبرے کے آگے تک ختم ہوچکی ہے ' اور اس نقشہ کے بعد کے تار سے واضح ہوا ہے کہ امینس سے ۴۰ میل ادھر جنگ ہوچکی ہے - امینس کیمبرے کے بہت آگے ہے ' پس پیرس اب ۹۰ میل سے زیادہ دور نہیں - نقشہ نمبر (۱) میں صرف جرمنی اور فرانس کی سرحد دکھلائی ہے جو بل فورٹ سے لانگوے تک ۲۰۰ میل میں ختم ہوئی ہے - یہ تمام حصہ فرانس کے استحکامات سے معمور ہے

محاصـــرہ پیرس کے قریبی آثار !

اور اعادۂ سنہ ۱۸۷۱ !!

جرمن فوج لی یژ کے قلعوں کو اپنی دھنی جانب چھوڑتی ہوئی بڑھی ' لیکن اس نے اپنے عقب کو معترض چھوڑ دینا پسند نہ کیا اور لی یژ کا محاصرہ کرلیا - اس اثنا میں بار بار یقین دلایا گیا کہ یہ بہت ہی دشوار گذار منزل ہے ' اور اس سے پہلے کہا گیا کہ دریاے می یوز جرمنی کیلیے مزید مشکلات پیدا کریگا ' لیکن جرمن فوج نے می یوز کو بمقام ایسڈن عبور کرلیا اور دو ٹکڑوں میں منقسم ہوکر ایک جنوب مغرب کو سیدھا فرانسیسی سرحد تانگرے کی طرف بڑھا - دوسرا کسی قدر شمال کی طرف ہوکر نکلا تاکہ باھمدگر ایک دوسرے کو تقویت پہنچاتے رہیں -

آفیشل پریس بیورا (سرکاری محکمہ خبر رسانی) نے اس اصول کو معلوم کرکے ہمے تاربرقیوں کی تسمیر کا اپنے لیے عمدہ طریقہ قرار دے لیا ہے کہ وہ ایک انشا پرداز مگر بیبعد اختصار پسند واقعہ نویس کی طرح واقعہ کی مختلف اہم منزلوں کو تو بتلا دیتا ہے مگر درمیان کی طاہر اور قرائن سے معلوم ہو جانے والی جزئیات کو یک قلم ترک کر دیتا ہے تاکہ پڑھنے والوں کے دماغ کو بھی کسی قدر کاوش کا موقعہ ملے ' اور اسطرح سب کچھہ خود ہی بتلا کر مخاطب کو غور و فکر کی لذت سے محروم نہ کردیا جاے !

یہ اصول بلجیم کی تسخیر سے لیکر سرحد فرانس کے عبور تک ہر جگہ پیش آیا ہے - چنانچہ پہلے تو عرصہ تک برابر معلوم ہوتا رہا کہ بلجین کا دفاع " تاریخ میں یادگار رہنے والا واقعہ " ہے - لیکن اسکے بعد ہی ۱۸ اگست کی صبح کو یکایک ایک تار آیا :

" لی ایژ کی حالت کیا ہے ؟ اسکی نسبت کچھہ نہیں کہا جا سکتا - البتہ نامور جو لے ایژ سے زیادہ مستحکم ہے ' اسکا لینا ابھی جرمنی کے لیے باقی ہے " !!

اس تار میں کو لے یژ کی تسخیر کی خبر نہیں دی گئی لیکن کمال انشا پردازانہ بلاغت کے ساتھہ نامور کے نہ لینے پر زور دیکر دنیا کو بتلا دیا گیا کہ اب آئے لے یژ کی نسبت کیا سمجھنا چاھئے ؟

چنانچہ ہم نے اس خبر کی بلاغت شناسی میں ایک لمحہ کی بھی دیر نہ کی اور یہی سمجھا کہ لے یژ مفتوح ہوچکا ہے - اور اب مرکز امید صرف نامور ہے !

یہ صبح کا تار تھا - لیکن شام کو بغیر کسی تمہید کے یکایک دوسرا تار پہنچا :

" شاہ بلجیم نے مع افواج و خاندان اپنا دارالحکومت (بروسلز) چھوڑ دیا "

دونوں تاروں کے درمیان میں اتنا حصہ اصول بلاغت کی بنا پر چھوڑ دیگیا تھا کہ " جرمن لے یژ سے فارغ ہوکر آگے بڑھے اور برسلز پر قابض ہوگئے " لیکن ہم زنجیر کی درمیانی کڑیوں کو خود جوڑتے رہتے تھے

اس اثنا میں فرانس اور انگلستان کی فوج بھی بلجیم میں پہنچ گئی اور جنرل فرنچ اور جنرل ژوفرے کی متحدہ قوت نے ایک وسیع خط مقابلہ قائم کیا جو ہٹتے ہٹتے سرحد فرانس و بلجیم کے پیچھے آگیا اور بالآخر خبر دی گئی کہ اب متحدہ فوج مقام لیل سے شروع ہوکر اور ویلنسی نے اور موبرگ سے گذر کر میزیرس تک ایک خط بنا دیا گیا ہے (دیکھو نقشہ نمبر ۳ لیل کے نیچے خط سرحد کے مقامات ہیں)

یہاں ہم یہ دلچسپ فلسفہ جنگ بیان کئے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتے کہ آجکل کی خبروں کے لٹریچر میں "پیچھے ہٹنے" "دشمن کے قابض ہوجانے" اور بعض اوقات " شہروں سے نکل جانے " کی تعبیر دائمی اور غیر مستثنی طور پر ہمیشہ "جنگی مصلحت" کے شاندار لفظ سے کی جاتی ہے ' کو دنیا بدقسمتی سے کچھہ اور سمجھتی ہو !!

اسکے بعد حسب عادت ہمیں یہ نہیں بتایا جاتا کہ جرمن فوج نے فرانس کی سرحد عبور کرلی لیکن یکایک ۲۹ اگست کو ایک صاعقۂ تعبیر بنکر یہ خبر ہوش افگن آمال و قیاسات ہوتی ہے :

" اس وقت تک جرمن سپاھیوں کے سیلاب کو روکنے کا کوئی سامان نہیں معلوم ہوتا - انکا محافظ ہراول پولنا مساری اور مارسیبیز میں ہے - یہ سیلاب فرنچ سپاہ کے خطوط کو توڑ کر جاری ہوا اور ارشیز تک پہنچ گیا " !

اور افسوس ہے کہ اس تار نے اُس دماغی نقشہ کو بالکل پارہ پارہ

کردیا جو ارادوں اور امیدوں نے بڑے وثوق کے ساتھ بناے تھے : فقد سبق السیف العزل !

یہ معرکۂ عظیمۂ منتظرہ سرحد کا آخری میدان تھا اسکے بعد اسی دوسرے سرحدی معرکے کا انتظار باقی نہ رہا جسکی ہمیشہ امید دلائی جا رہی تھی ۔

لیکن قبل اسکے کہ متحدہ فوج کے مزید تتھقرکی خبر آئے' نامور کے تسخیر کی خبر آگئی (جسکا لینا بلجیم کی زبان میں "ابھی باقی تھا" اور جو " لیے یئر سے زیادہ مستحکم ہے") اور اسکے ساتھہ ہی شارلی رواے کا وہ معرکہ عظیم پیش آیا جو ہمارے عقیدے میں متحدہ فوج اور جرمنی کے اس منتظر اور قریب الوقوع سرحدی معرکۂ عظیم کا پہلا ٹکڑہ تھا جسکا دنیا انتظار کر رہی تھی اور جو بالآخر دو دن کے بعد اس درجہ وسیع ہوا کہ اس نے فرانس کی سرحدی جنگ کا فیصلہ کرکے جنگ یورپ کا پہلا بست روزہ باب ختم کردیا !

اسی معرکہ میں پہلی مرتبہ ہمارے سامنے انگریزی فوج کے نقصانات کو شمار و اعداد کی صورت میں پیش کیا ہے اور اعتراف کیا گیا ہے کہ دو ہزار سے زائد کا نقصان ہوا

اب آپ نقشہ نمبر ۲ کو دیکھیے پوائنٹ مارق ' مارشی اور ارچیز یا ارشیز تقریباً پچاس ساٹھہ میل سرحد فرانس کے اندر ہیں پس اس تار نے فیصلۂ جنگ کو بے نقاب کردیا' اور وہ دنیا جسے روس کے برلن پر قابض ہونے کی امید دلائی گئی تھی' یہ سنکر مبہوت رہگئی کہ جرمنی سرحد فرانس کو عبور کرکے پچاس میل آگے بڑھ آئی ہے اور پیرس سے صرف سوا سو میل کے فاصلے پر ہے !

اسی کے ساتھہ " کیمبرے " کے دوسرے معرکۂ عظیم کی خبر آئی جو ارچیز کے بعد واقع ہے ' اور جس سے پیرس کا فاصلہ صرف ایکسو میل رہجاتا ہے ۔ حسب اعلان لارڈ کچنر یہ معرکہ تین چار دن تک متصل جاری رہا ' اور " انگریزی فوج کا ۵ سے ۶ ہزار تک نقصان ہوا "

(مزید پیش قدمی)

ناکامی کا رشتہ پھیلتا جاتا ' اور امیدوں اور قیاسوں کا چراغ گل ہوگیا ہے ۔ " کیمبرے " فرانسیسی سرحد میں ایک مستحکم مقام ہے' لیکن جرمنی کی پیش قدمی ہر نئے طلوع آفتاب کے ساتھہ ایک نئے اقدام کی خبر دے رہی ہے اور یہ بھی ہمارا حال ہے کہ اپنی آنکھیں اور کان نہیں رکھتے ۔ نہیں کہا جاسکتا کہ اصلیت اس سے کس قدر زیادہ سریع السیر اور انقلاب انگیز ہوگی ؟ کیمبرے سے مائل بہ مغرب تقریباً ۲۵ میل آگے پاپانے ایک مقام ہے' جو امینس نامی فرانسیسی استحکام سے ۳۰ میل ادھر ہے ۔

۳۱ کی تار برقی ہے کہ پاپانے میں جرمن اور متحدہ کے درمیان ایک جنگ کی اطلاع ملی ہے ۔ اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ جرمنی کیمبرے سے ۲۵ ۔ میل اور آگے بڑھ آئی ہے !

افسوس کہ پہلی ستمبر کو اس سے بھی آگے جرمنی کے بڑھ آنے کا اعتراف کرنا پڑا ' یعنی " جرمن فوج دریاے سوامے پر کسی قدر اور بڑھ آئی ہے "

دریاے سوامے فرانس کے اندر سے گذرتا ہے ۔ اسکا ابتدائی دہانہ مشرق سے شروع ہوا اور " امینس " سے گذر کر بحر شمال میں گر جاتا ہے ۔

اس خبر نے واضح کردیا کہ جرمنی پاپانے سے بھی آگے بڑھ آئی ' اور اب پیرس سے صرف ۸۰ یا ۹۰ میل دور ہے ۔

(محاصرۂ پیرس)

اسی تاریخ کو اس امر کا بھی صاف یقین دلا دیا گیا کہ فرانس نے پیرس میں محصور ہونے کی طیاری شروع کردی ہے ۔ کیونکہ " پیرس کے اطراف کے ہزارہا مکانات اسلیے گرادیے گئے ہیں تاکہ پیرس کی توپیں دشمن پر گولہ باری کرسکیں " آج اسی وقت جبکہ ہم یہ سطریں لکھہ رہے ہیں' دوسری خبر آئی ہے :

" پیرس کے اس کیمپ میں جو خندقوں سے گھرا ہے' مدافعت کے سامان مکمل ہوگئے " یعنی پیرس کا محاصرہ بالکل متوقع اور قریب تر ہے اور اب دریاے سوامے سے پیرس تک جرمنی کیلیے اور کوئی مانع قوی باقی نہ رہا ہے !

(روس اور جرمنی)

اب آو دیکھیں ' امیدوں کا وہ آفتاب جو ٹھیک مشرق سے نکلا اور مشرقی پروشیا ہی پر طلوع ہوا ' اسکی پھیلائی ہوئی روشنی کا کیا حال ہے ؟ اور وہ حکومت جسکی سلطنت میں کبھی آفتاب نہیں ڈوبتا ' اسکے متعلق ہمیں کیا معلومات بخشتی ہے ؟ ہمارا مقصد روس سے ہے ۔ جبکہ جرمنی پیرس کے سامنے آگیا ہے تو اس حملے کا کیا حال ہے جس کا " اسٹیم رولر " اتنی وسیع مدت کی مہلت پاکر اچھی طرح متحرک ہوگیا تھا' اور جسکی نسبت ہمارے سنجیدہ بحث معاصر (اسٹیٹسمین) کی راے تھی کہ " وہ فرانس کے ساتھہ ملکر جرمنی کو چکی کے پاٹوں کی طرح پیس ڈالیگا ؟ " جنگ کی صورت متحدہ افواج کی یہ سمجھی جاتی تھی کہ وہ بلجیم میں جرمنی کو روکیں گے ۔ تاآنکہ روس جرمنی میں بڑھتا ہوا دور نکل جائیگا اور برلن کو دباکر جرمنی کی قوت منتشر کردیگا ۔

اس امید کی بنیاد وہ مسلسل خبریں تھیں جن میں بیان کیا گیا تھا کہ روس مشرقی پروشیا میں کونگز برگ تک آگیا ہے اور اسکا محاصرہ کرلیا ہے

اگر روس کونگز برگ کو فتح بھی کرلیتا ۔ جب بھی وہاں سے برلن دو سو میل کی مسافت پر تھا ' حالانکہ جرمنی پیرس سے ایک سو میل کے اندر آگیا ہے ۔ لیکن افسوس کہ اتنا بھی نہ ہوا ۔ روسی فتحمندیوں کے اعلانات عجیب کے عین هجوم و عروج میں ہمیں نظر آیا کہ مشرقی پروشیا کی طرف چمکنے والا آفتاب اب زیادہ دیر تک نہیں چمک سکتا !

چنانچہ پہلی ستمبر کا تار ہے : " روس نے اپنا نقشہ بدل دیا اور کونگز برگ کو چھوڑ دیا اب وہ مشرقی پروشیا کی جگہ براہ اسپرن حملہ کریگا " انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ اس سے واضح ہوا کہ روس نے جو خط جنگ اپنا مقرر کیا تھا ' اسپر اس وقت تک کا تمام سفر بیکار گیا ' اور وہ اب از سر نو جرمنی میں ایک بالکل دوسرے خط سے بڑھنا شروع کریگا جسکا نہیں معلوم کیا حشر ہو

(جنگ کا پہلا باب اور حوادث کا فیصلہ)

اس تمام ترتیب بحث سے جو نتائج صریحہ نکلتے ہیں ' قارئین کرام انپر غور کریں :

(۱) سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ ہر فریق نے اپنے لیے جو خط جنگ اور منزل مقصود قرار دیا تھا ' اسکی طرف بڑھنے کا کسے کس قدر موقعہ ملا ؟

(۲) جرمنی کا خط جنگ یہ تھا کہ بلجیم سے گذرے سرحد فرانس کو عبور کرے' اور پیرس پر قبضہ کرکے اپنا سفر ختم کردے ۔ فرانس اور انگلستان و بلجیم کی متحدہ فوج اسے بلجیم میں روکنا چاہتی تھی تاکہ وہ پیرس کی طرف نہ بڑھسکے ۔ روس مشرقی پروشیا سے برلن کی طرف بڑھنا چاہتا تھا ۔ تاکہ قبل اسکے کہ جرمنی کامیاب ہو اسے بد حواس کردے ۔

اب دیکھیے کہ نتائج کا فیصلہ کیا ہے ؟ جرمنی نے بلجیم کو فتح کرلیا اور سرحد عبور کرکے پیرس کی طرف پوری سرعت سے بڑھرہی ہے - متحدہ افواج افسوس ہے کہ اسے نہ روک سکیں -

وہ اس وقت ہمارے اطلاع میں پیرس سے ۸۰ یا زیادہ سے زیادہ ۹۰ میل کے فاصلے پر ہے -

روس نے جو خط جنگ مقرر کیا تھا اسمیں بالکل ناکام رہا اور اُسے چھوڑ دیا - برلن تک پہنچنا ایک طرف' وہ ابتک کچھہ بھی نہیں کرسکا ہے -

یہی فیصلہ ہے جو جنگ کی پہلی منزل کو ختم کردیتا ہے - جرمنی کیلیے زیادہ سے زیادہ تین منزلیں تھیں : تسخیر بلجیم' عبور سرحد' اور فتح پیرس' چنانچہ دو منزلیں اس نے طے کرلی ہیں - ایک باقی ہے - پس جنگ کا پہلا باب ختم ہوگیا -

یہ کہنا کہ " جرمنی کا پروگرام یہ تھا کہ ۴ اگست کو سرحد فرانس عبور کرلیگی ' اور یہ پروگرام ایک قیدی کے جیب سے نکلا " ایک ایسا استدلال ہے' جسے کوئی عقلمند تسلیم نہیں کرسکتا - کون کہسکتا ہے کہ جرمنی نے کتنا زمانہ اپنے خط جنگ کے اختتام کیلیے قرار دیا تھا ؟ سچ یہ ہے کہ بحالت موجودہ یہ فیصلہ بالکل نہیں کیا جاسکتا کہ جو وقت اسے اپنی دو منزلوں کے طے کرنے میں لگا ہے یہ اسکے اندازہ سے زیادہ تھا یا کم ؟ و لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا !

روس اور جرمنی بالٹک میں

اس نقشے سے یہ واضح ہوگا کہ جرمنی نے روس کی تمام بحری طاقت کو کسی طرح بیکار کردیا ؟

۳ اگست کو جرمنی جہازوں نے بالٹک میں بڑھکر روسی قوت کو خلیج فنلینڈ کی طرف دھکیل دیا اور جزائر ایلینڈ پر قبضہ کرلیا جو ٹھیک خلیج فنلینڈ کے دھانے پر واقع ہیں - اور اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ سینٹ پیٹرز برگ سے کوئی جہاز بالٹک میں نہیں نکل سکتا کیونکہ اسکا دھانہ جرمن جہازوں کی زد میں آگیا ہے -

نقشہ میں دھنی جانب سینٹ پیٹرز برگ ہے اور دھانہ کے مجازی جزائر ہیں -

بحر شمالی

نہر کیل

نقاط حربیہ مفیدہ

بلجیم میں اسوقت فیصلہ کن واقعات جنگ کی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں' بلکہ ہوچکے -

ہمیشہ یہہ خیال کیا گیا ہے کہ جب کبھی جرمنی معرکہ شروع کریگا تو اسکے لیے وقت کا سوال سب سے زیادہ اہم ہوگا - کیونکہ اسے فرانس کو صرف شکست ہی نہیں' بلکہ جلد شکست دینا ہے ' تاکہ اپنی مشرقی سرحد پر روسی فوج کے دباو کے سنگین ہونے سے پہلے وہ بلجیم اور فرانس کی فوجوں سے فارغ ہوجاے -

فرانس کو جلد شکست دینے ہی کے لیے اسوقت جرمنی نے بلجیم کی نا طرفداری کو توڑ ڈالا ہے ' اور لیج اور نامور کے قلعے جن سے دریاے میوز کی وادی مستور ہو رہی ہے ' سرفروشانہ کوششیں کرکے مسخر کرلیے ہیں -

لیکن جب کہ جنگ کے رفتار کی حالت اسقدر نازک ہورہی ہے' تو قدرتا ہر شخص کی نگاہیں بحر شمالی کی طرف اٹھتی ہیں' جہاں اسوقت انگریزی اور جرمن بیڑے باہم برسر مقابلہ ہیں -

جرمنی کی نمایاں طبیعی ' زیست یہ ہے کہ وہ ساحل سمندر پھیلی تو دور تک ہے مگر اسکے پاس عمدہ بندرگاہ ایک بھی نہیں - بحر شمالی میں صرف دو قدرتی بندرگاہ ہیں ' اور دوسرے بندرگاہ مثلا ہیمبرگ ' ایلبی ' بریمن' دریاے ویزر پر واقع ہیں - یہ بندرگاہ تجارتی ہیں اور انگلستان کے اصلی بندرگاہوں یعنی لندن اور لورپول کی طرح سطح دریا میں اچھی بلندی پر واقع ہیں -

اگرچہ یہ بندرگاہ تجارتی کہلاتے ہیں ' مگر ان میں ہیمبرگ کا بندرگاہ فن جنگ کی حیثیت سے بہت زیادہ اہم ہے - یہاں بلوم ' واس' اور دوسری کمپنیوں کے جہاز سازی کے کارخانے اور تیرتے ہوے ڈک ہیں' جو مرمت کے لیے جنگ کے زمانے میں نہایت قیمتی اہمیت رکھتے ہیں - یہی ایلب کا باہر بحر شمالی تنگ ہوکے "نہرایلب" کہلاتی ہے جو دھانہ ککس ہیوین سے ۱۸ میل کے فاصلہ پر ہے - ایلب اس دھانہ تک اسقدر سرعت کے ساتھہ تنگ ہوتی ہوئی چلی آتی ہے ' جہاز رانی کے قابل ابنا اسقدر تنگ ہے کہ مخالف بیڑے کے لیے یہاں آنا ممکن ہی نہیں - بظاہر تو یہاں مدافعت کے لیے صرف توپیں نظر آتی ہیں جو کھلی گاڑیوں پر رکھی ہوئی ہیں' مگر یقیناً اسکے اندر بڑی بڑی سرنگیں ہونگی -

بحر شمالی میں جرمن بیڑے کی پالیگاہ صرف ایک ہی جگہ " ولی ہیلم شیوزن " نامی ہے - جب یہ مقام اولڈنبرگ کی ریاست سے سنہ ۱۸۵۳ ع میں لیا گیا تھا ' تو اسوقت پروشین گورنمنٹ نے اپنی بحری طاقت کا سنگ بنیاد رکھنا شروع کردیا تھا - مگر یہ کام نہایت مشکل اور بے انتہا صرف کا تھا ' کیونکہ خلیج کی کھاڑی پر قدرتی مواقع حاصل نہ تھے -

سنہ ۱۸۶۴ ع میں جب اولڈنبرگ سے جنگ ہوئی اور نہر حاصل کی گئی ' تو اسکی وجہ سے " ولی ہلم شیوزن " پیچھے پڑگئی -

کیل رمین سے گھرا ہوا ایک ایسا بندرگاہ ہے' جس سے خوبصورتی اور طاقت میں بڑھکے اور کوئی بندرگاہ نہ ہوگا - یہ ایک بہت ہی گہری کھاڑی ہے - اسکے ساتھہ ہی ایک تنگ آبناے ہے جسمیں جنگ کے رقص

داخل هونے کي جرات کوئی بیڑا نہیں کرسکتا - اسے تعمیر اور مرمت دونوں قسم کي سہولتیں بکثرت حاصل هیں' کیونکہ اسکے پاس " روالل داک یارڈ " اور کمپنی کا " جرمانیا یارڈ " هے' جو اپنے پیچھے " ایسین" کے تمام سر چشمے رکھتا هے -

ڈچیز کے لیتے هی جرمن گورنمنٹ نے نہر کیل کي تیاري شروع کردي - نہر کیل " هوالتینا " سے شروع هوتي هے' اور خلیج کیل میں سے " برنس بیٹل" تک چلي جاتي هے جو " ایلب" پرواقع هے- یہ مسافت کوئي ٦٠ میل کي هے- اس نہر نے بحیرہ بالٹک اور بحر شمالي کا تعلق نہایت قریب کردیا هے' اور اب جرمن بیڑا ٦٠ گھنٹے سے لیکے ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر ایک سمندر سے دوسرے سمندر میں پوري آساني کے ساتھہ چلا جاسکتا هے !

جس زمانے میں روس کے بحیرہ بالٹک کے بیڑے کي وجہ سے جرمني کي بحري حالت میں تغیرات هورهے تھے' اسوقت جرمن بحري قوی کا صدر مقام نہر کیل هي تھا -

اسکا بیڑا بڑي بڑي توپوں کو پیچھے رکھکے (جنکے پہلو بہ پہلو حفاظت کیلیے خشکي پر آرمي اور موجود رهتے تھے) چاهے بحیرہ بالٹک پر ٹوٹ پڑتا اور خواہ بحر شمالي میں گھس آتا - جرمن بیڑے کي دلپسند جولانگاہ تو بحیرہ بالٹک تھا مگر اس نے کیل سے گزرنے کي مسلسل مشق کي - بہترین واقف کار دیکھنے والوں کا تخمینہ تھا کہ اگر جرمن بیڑہ زمانہ جنگ کي سرعت اور نقصان کا خیال کیے بغیر گزرے تو ۲۴ گھنٹے میں ایک سمندر سے دوسرے سمندر میں جا سکتا هے !

لیکن ادھر جنگ روس اور جاپان میں روسي بیڑے کي بربادي اور ادھر جرمني کے بحري حوصلوں کي ترقي نے جرمني کي بحري ترقیوں کا رخ بدلدیا اور " ولي هیلم شیوین" میں عظیم الشان تعمیرات کا سلسلہ شروع هوگیا - یہاں تک کہ وہ اس قابل هوگیا کہ بالائي سمندر کے پورے جرمن بیڑے کو اپنے یہاں جگہ دیسکے -

نہر کیل اور زیادہ گہري کي گئي تا کہ موجودہ عہد کا بڑے سے بڑا جہاز اس سے گذر سکے - مزید لوک (پاني جمع کرنے کي احاطے) خلیج کیل میں بمقام " هوال تینا " اور " برنس بیٹل " بنائے گئے ' تاکہ ان جہازوں کے کاموں میں سہولت هو -

ان آبي احاطوں کے متعلق ایک امر قابل ذکر هے - هوال تینا میں جوار بھاٹا بہت زیادہ نہیں هوتا' اسلیے یہاں ان احاطوں کا کام صرف یہ هے کہ نہر کو طوفان سے محفوظ رکھیں - لیکن اگر یہ تباہ بھی هو جائیں جب بھي چنداں نقصان نہیں هوگا - البتہ برنس بیٹل میں تموج و تلاطم برپا رهتا هے' اور وهاں نہر کے تمام کاموں کے لیے ان احاطوں کا وجود نہایت ضروري هے -

نہر کیل کي توسیع اور لوک کي تعمیر سے پہلے هي بالائی سمندر کے جرمن بیڑے کا صدر مقام نہر کیل کي جگہ ولی هیلم شیوین قرار پا گیا یعني اُسکے خونفشاں نیزۂ جنگ کا سرا روس کي طرف سے انگلستان کي طرف پھیر دیا گیا - حیرت انگیز بحری طاقت بہت سے بیٹل شپ جہازوں کو بہمہ وجوہ تیار رکھنے لگي اور تعداد بڑھادي گئي - ولی هیلم شیوین کی حفاظت اسطرح کي گئی کہ ایلبي سے جیڈ تک کے راستے کي مزید حفاظت کے لیے مقام بورکم کو قلعہ بند کر کے ایک تارپیڈو استیشن بنادیا گیا - ادھیلي گولینڈ جو ایک بحري سنتري اور تار پیڈو کا ڈیپو هے' اسکي اهمیت کو اور ترقی دیگئي - اس انتظام میں صرف ایک شے کي کمي تھي' یعنی یہ کہ ایلبي ایک نہر کے ذریعہ جیڈ سے ملادیا جاتا - چنانچہ اسکي تجویز کي گئي تھی مگر بعض اور اهم کاموں کی وجہ سے ملتوي رهی - بورکم کی ترقي نے اسکي ضرورت کو بھي کم کردیا تھا -

اس تشریح کو جب آپ نقشہ کے ساتھہ ملاکے پڑھینگے تو جرمن بیڑے کا جنگي پوزیشن بالکل واضح هوجائیگا - اسکي بنیاد " ولی هیلم شیوین" پر هے جو حملہ کے خوف سے بالکل آزاد هے - هیلي گولینڈ تار پیڈو کشتیوں کا ایک جال هے جہاں سے صرف جرمني هي گذر کرسکتا هے -

" هیلی گولینڈ " اور " ولی هیلم شیوین" دونوں میں حفاظت کي قلعہ بندیاں کي گئیں اور هر وہ چھوٹي بڑي تدبیر کي گئي جو ایک جنگي ذهن سونچسکتا هے - جسقدر تارپیڈو اور زیر آب کشتیاں یہاں هیں' انکے بعد ذهن میں نہیں آتا کہ کوئي بٹیل شپ جہاز ان دفاعي انتظامات کے علے الرغم یہاں آنے کي کوشش کریگا -

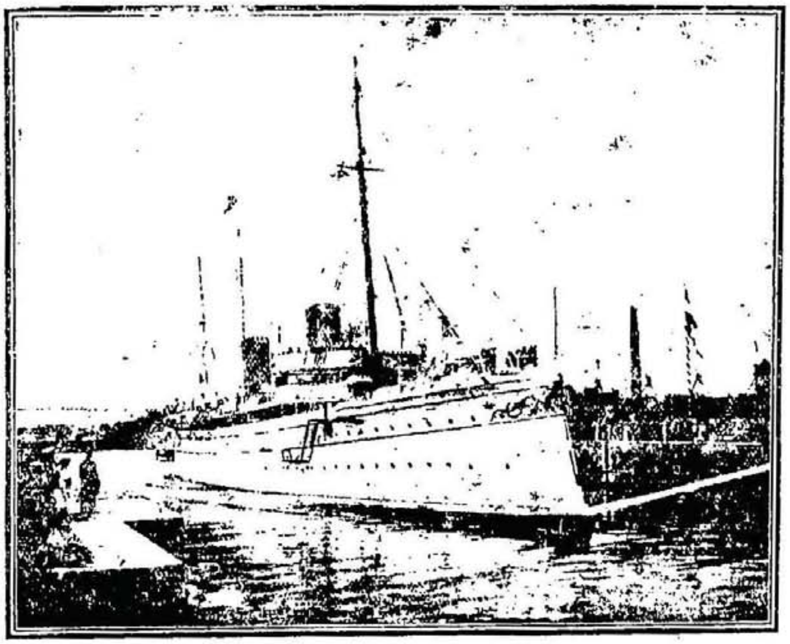

نہر سوئز کے بعد دنیا کی دوسری عظیم الشان صناعي نہر: کیل کا ایک منظر !
بائیں جانب خود قیصر جرمني مع شاهي اسٹاف کے کھڑا هے !

جرمنی چاهے تو اپنے بیڑے کو داخلي خطوط کے برابر برابر بحر بالٹک تک بھي بھیج سکتا هے - یہ مسافت صرف ۸۰ میل کي هے - نہر کیل اسطرح بنالي گئي هے کہ جنگ کے زمانہ میں جہاز اسمیں نہایت سرعت کے ساتھہ گذر سکتے هیں - پورا جرمن بیڑا ڈیڑھہ دن میں بحر شمال سے بحیرہ بالٹک میں آجا سکتا هے -

جرمني اور انگلستان میں بحري جنگ اسلحہ کا ایک نیا اور نا آزمودہ میدان هے - لیکن تا هم بوثوق کہا جاسکتا هے کہ اگر جرمن بیڑا عام مقابلہ کے خطرہ میں نہیں پڑنا چاهتا تو اس سے کوئي کام نہیں لیا جاسکتا - اس صورت کہا جائیگا کہ جسطرح جنگ نیپولین میں فرنچ بیڑے کي ناکہ بندي کردي گئي تھي' اسي طرح جرمن بیڑے کي بھي ناکہ بندی کرلی جائیگي - اگرچہ ایسا کرنا ممکن ضرور هے' مگر موجودہ زمانہ میں آلات دفاع کي ترقي سے خود ناکہ بند بیڑے کے خطرات بھی بڑھگئے هیں -

جنگ نیپولین میں انگریزي امیر البحر نلسن اپنے جہازوں کو فرنچ بیڑوں سے تین میل کے اندر لیجاسکا لیکن آج یہ ممکن نہیں

آج سرنگوں اور تار پیڈو اور زیر آب کشتیوں کے طویل سلسلوں کی وجہ سے ناکہ بند بیڑا خود هي سخت خطرہ میں مبتلا هوجاتا ہے -

جاپانیوں کے بٹیل شپوں کا ایک ثلث حصہ محض ان سرنگوں کی وجہ سے ضائع هوگیا تھا ' جو پورٹ آرتھر کے باهر لگي هوئي تھیں -

غرض بہ نسبت نیلسن کے زمانے کے آج ناکہ بندی بہت مشکل هوگئی ہے اور اسلیے یہ شے چنداں قابل اعتماد نہیں -

همکو صحیح طور پر نہیں معلوم کہ دونوں حریفوں کے بیڑوں کی طاقت کتنی ہے ؟ تاهم جسقدر واقعات و حالات شایع هوئے هیں ' انکی بنا پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انگلستان کي بحري قوت جرمنی کی بحري قوت سے زیادہ هیں - پس اگر جرمن بیڑے نے معرکہ پیش کیا تو اغلب یہ ہے کہ انگریزی بیڑا انکے قبول کرنے میں پس و پیش نہ کریگا ' لیکن اگر جرمن بیڑے نے اپنے مصالح جنگ کی وجہ سے معرکہ پیش کرنا مناسب نہ خیال کیا اور صرف یونہی چھیڑ چھاڑ کرتا رہا ' تو پھر یہ مشکل ترین سوال سامنے آتا ہے کہ انگریزی بیڑا کیا کریگا ؟ کیا یہ کہ انتظار کی سختي اور تیاری کا بار گراں برداشت کرتا رهے ؟ لیکن یہ تو اسکے لیے نہایت هي سخت آزمایش هوگی - ایسا کرنا نا قابل اندازہ نقصانات اور مشتبہ نتائج کے خدشات سے پر ہے !

آجکل کی بحري جنگ محض طاقت جسمانی اور دهانت کا کام نہیں ہے ' بلکہ بڑی حدتک اسمیں موجودہ تمدن و علم کے پیدا کیے هوئے جهنمي اسلحہ کو بھی دخل ہے - ایک خوش قسمت تار پیڈو کشتی یا چھوٹی سی سرنگ ایک بڑے سے بڑے اور بہتر سے بہتر بٹیل شپ جہاز کو قعر دریا میں پہنچادے سکتی ہے - جرمنی کا ایک درجیبل جہاز بم کا ایک گولا پھینک کے تمام برطانیہ میں تہلکہ مچا دیسکتا ہے ' اور اس یقین کا خاتمہ کر دیسکتا ہے کہ برطانیہ اور جرمنی کي تماشہ گاہ جنگ محض بحر شمالي هی تک محدود ہے !

اگر ایک کہاے شہر پر درجیبل هوائي جہاز سے بم کے گولے پھینکے جائیں یا کسي دور ور سے شیل گولا اتار آجاے تو بیشک اس شہر کے باشندوں میں خوف اور هراس پیدا کیا جاسکتا ہے -

البتہ ان چیزوں سے سمندر کی امان حاصل نہیں هوسکتي اسلیے جرمني اگر سمندر کي کمان اپنے هاتھہ میں لینا چاهتي ہے تو ضرور ہے کہ اسکا بالائي سمندر کا بیڑا انگریزي بیڑے کو چیلنج دے -

شہبـــــال

ایک هفتہ وار مصور رسالہ - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا ہے - ادبي - سیاسي - علمی اور سائنٹفک مضامین سے پر ہے - گرافک کے مقابلہ کا ہے - هر صفحہ میں تین چار تصاویر هوتے هیں - عمدہ آرٹ کاغذ نفیس چھپائي اور بہترین ٹائپ کا نمونہ - اگر ترکوںکے انقلاب کي زندہ تصویر دیکھني منظور هو تو شہبال ضرور منگائیے - ملنے کا پتہ :

پوسٹ آفس فرم بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳

Constantinople - استامبول

الہلال

۱۰ شوال ۱۳۳۲ هجري

الحـــرب والاســلام

انقـلاب مـــاهیت جنـگ

یقلب اللہ اللیل و النهار ان فی ذلك لعبرة لاولی الابصار (٦ : ٤٤)

" حرب " اور " اسلام " میں کسي قسم کا اتحاد و ائتلاف نہیں - ترکیب هجائی کے لحاظ سے ان دونوں لفظوں میں ایک حرف کا بھی اشتراک نہیں پایا جاتا - مفهوم لغوي میں اس سے بھي زیادہ اختلاف ہے - حرب کے لغوي معني سے ایک ایک بچہ واقف ہے ' لیکن اگر کوئي بد قسمت انسان ایسا بھي ہے جسکو اسکي تحقیق کی ضرورت ہے ' تو قاموس اور لسان العرب کی ورق گردانی کی جگہ اوسکو دنیا کی بربادیوں کي تاریخ کا بغور مطالعہ کرنا چاهیے ' جسکا ایک ایک صفحہ اس لفظ کي عبرت انگیز تفسیر کرتا ہے - اگر اوسکو اس سے بھي تسکین نہ هو تو اسوقت یورپ کا میدان کارزار ایک مبسوط لغت کي طرح دنیا کے سامنے کھلا هوا ہے - خون کی دهاریں اوسکي ایک ایک سطر کو نمایاں کر رهی هیں - ان سطروں میں اس لفظ کی سرخي آساني کے ساتھہ نظر آجاسکتي ہے !

لیکن ایسی حالت میں جبکہ ارض الهي کا امن سمندر کی خونیں لہروں میں ڈوب گیا ہے ' صلح و آشتي کي دیوي نے خون کی چادروں میں اپنا منہ چھپا لیا ہے ' اور اطمینان و سکون کو خونخوار توپوں کا دهن آز نگل چکا ہے ' لفظ اسلام کي لغوي تحقیق مشکل اور از بس مشکل ہے - ایسي حالت میں دنیا کو کیونکر یقین دلایا جاسکتا ہے کہ " اس لفظ کا مادہ سلم ہے جسکے معنے صلح کے هیں " صلح کا آخري نتیجہ اطاعت و فرمانبرداري ہے ' اسلیے اگر یہ صحیح ہے کہ اسلام کے معنے " گردن انداختن " کے هیں ' تو دنیا کے تمام مذاهب میں صرف وهي ایک ایسا مذهب ہے جو صلح و آشتي کا آخري نتیجہ ہے :

و اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا (۳ : ۹۸)	اور خدا کے اوس احسان کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو خدا نے تم میں باهم میل اور الفت پیدا کردي اور تم اوسکے فضل سے دشمنوں کي جگہ آپسمیں بھائی بھائی هوگئے -

لیکن با اینهمہ تنافی و تبائن ' با اینهمہ تضاد و تقابل ' با اینهمہ تخالف و تناقض ' اب تک یورپ ان دونوں لفظوں کو مترادف سمجھہ رها ہے - ایک یورپین کے سامنے جب اسلام کا نام لیا جاتا ہے تو جنگ کا ایک وسیع سلسلہ اوسکے پیش نظر آجاتا ہے - وحشت ' خونریزي ' غارتگري ' اور بد امنی کا ایک خونیں منظر اوسکي نگاہ کے سامنے پھر جاتا ہے - وہ اوسکو دیکھتا ہے تو اوسکے رشتۂ نگاہ خون کی دهاروں

سے مل جاتا ہے' اوسکے سامنے بے پردہ اور برهنه لونديوں كي قطاريں كهڑي هو جاتي هيں ' اوسكے سامنے گنجينه و دفائن كا ايک ڈهير لگ جاتا ہے جنكو هر مجاهد كا دامن حرص و آز سميٹ ليتا ہے !

يورپ كی قديم و جديد تاريخ سے اگرچه اسكا معارضانه جواب نهايت آساني کے ساتهه دياجا سكتا ہے' يورپ کے جنون مذهبي كي يادگار صليبي جنگ كي تاريخ كا هر صفحه خون كي ايک چادر ہے جس نے ايک مدت تک دنيا کے امن و آشتي كو اپنے اندر چهپا ليا تها - اس سے بهي بڑهكر يه كه يورپ كا موجوده ميدان كارزار ايک عرصۂ رستخيز ہے جسكي توپوں کے دهانے سے يه زلزله انگيز صدائيں بلند هو رهي هيں :

يا ايهاالناس اتقوا ربكم	لوگو ! اپنے خدا سے ڈرو كه وقت موعوده
ان زلزلة الساعة شی	كا بهونچال ايک بڑي هي مصيبت ہے -
عظيم - يوم ترونها تذهل	اوس دن هر دوده پلانے والي عورت اپنے
كل مرضعة عما ارضعت	شير خوار بچے كو بهلا ديگي ' اور هر
وتضع كل ذات حمل	حامله عورت كا حمل ساقط هو جائيگا -
حملها و ترى الناس	اور تم لوگوں كو ديكهوگے كه متوالے او ر
سكارى - و ماهم بسكارى	بدحواس هيں' حالانكه وہ متوالے نهيں
ولكن عذاب الله شديد	هيں - ليكن خدا كا عذاب بهت سخت
(۲۲ : ۱ - ۲)	ہے جسنے انهيں بدحواس كرديا ہے !

ليكن اس سوال کے تحقيقي جواب کے ليے همكو سب سے پہلے عرب هی كی قديم تاريخ كي طرف رجوع كرنا چاهيے جهاں سے اسلام كا ظهور هوا تها ' جس ميں اسلام نے نشو و نما پائي تهي ' اور جس ميں بزعم يورپ اسلام نے خون كا طوفان برپا كيا !

(العـــرب و العـــرب)

عرب نے ابتداء هی سے مثل ديگر اقوام کے جنگ كا نهايت بد نما نمونه قائم كيا تها - اونكی اكثر لڑائياں صرف لوٹ مار کے ليے هوتي تهيں جو لڑائياں غيرت ' خود داري ' حميت ' اور عزت نفس کے تحفظ كيليے برپا هوتي تهيں' اون ميں بهی غارتگري كا وحشيانه منظر نماياں طور پر نظر آتا تها - بلكه اس قسم كي لڑائيوں ميں بغض و عداوت كا شعله ان کے وحشيانه افعال كو اور بهي زياده روشن كرديتا تها -

عرب كی لڑائيوں كي خصوصيات حسب ذيل هيں :

(۱) عورتيں عموماً بے پرده كردي جاتي تهيں ' اور اس پر علانيه فخر كيا جاتا تها :

وعقيلـــة يسعى عليهـــا قيـــم
متغطرس ابديت عن خلخا لها

ترجمه - بهت سي پردہ نشين عورتيں هيں جنكا خود دار شوهر باوجوديكه اونكي حفاظت كي كوشش كرتا ہے ' ليكن ميں نے اون کے پازيب كهولديے -

اس ليے اهل عرب عورتوں كي حفاظت و ستر پوشي كو اپنا سب سے بڑا كارنامه خيال كرتے تهے - چنانچه اوپر کے شعر سے اوسكی تصديق هوتي ہے - ايک دوسرا شاعر بهي كهتا ہے :

و خمارغانية عقـدت براسهـــا
اصلا و كان منشـــرا بشمالهـــا

ترجمه - اور ايک نو جوان عورت كو ميں نے شام کے وقت دوپٹا اوڑها ديا ' حالانكه وہ دن بهر بے پرده اور بدحواس رہ چكي تهی -

(۲) بغض و عداوت کے نشے ميں تذليل و تحقير کے ليے ميدان جنگ ميں دشمنوں كي لاشوں كو گهسيٹنا لڑائيوں ميں اكثر هوتا تها - چنانچه يه كهنا كه " ميں نے حريف كو ميدان جنگ ميں پاؤں پكڑ كر گهسيٹا " اس جمله كا مرادف تها كه " ميں نے اوسكو قتل كيا " كو قتال اور يه تذليل دونوں لازم و ملزوم تهے :

و شددناشده اخرى فجـــروا
بارجل مثلهم و رموا جريحـــا

ترجمه - اور دشمنوں نے دوسرا حمله كرکے اپنے حريف مقابل کے پانوں پكڑے اور گهسيٹا ' اور جو زخمی تها اس كو تير مارا -

(۳) دشمن کے ناک كان كاٹ ڈالنا اور اوسكي صورت كو مسخ كردينا ' نه صرف مردوں هي تک محدود تهـــا بلكه عورتيں اس ميں مردوں سے بهي آگے تهيں - چنانچه تاريخ اسلام ميں حضرت حمزہ كي لاش هنده کے اس وحشيانه طرز عمل كا درد انگيز منظر پيش كرسكتي ہے -

(۴) دشمن كو زنده آگ ميں جلا دينا ايک بڑا تاريخي كارنامه خيال كيا جاتا تها - چنانچه ايک شخص نے كسي قوم كو آگ ميں جهونک ديا تهـا جسكي يادگار ميں عرب نے اوسكو " محرق " كا خطاب ديا ' اور اوس نے عرب كي تاريخ جنگ ميں ايک نئي تلميح پيدا كردي - چنانچه ايک شاعر چند بهادران عرب كي مدح ميں كهتا ہے :

كانوا على الاعداء نار محـــرق و لقـــومهم حرما من الاحرام

ترجمه ـــ وہ لوگ دشمنوں کے ليے تو محرق كي آگ تهے جسنے ايک قوم كو زنده جلاديا تها - مگر اپني قوم كيليے منجملـــه اور پناہ گاهوں کے ايک جائے پناہ تهے -

(استدلال لغوي)

جنگ اگرچه هميشه دنيا كيليے ايک مصيبت خيال كی گئي ہے ' ليكن عرب کے وحشيانه طريقهٔ جنگ نے مثل روم و بابل کے اوسكو اور بهي زياده مهيب اور خطرناک بناديا تها - چنانچه عربی زبان ميں جنگ كيليے جو الفاظ جو تركيبيں' اور جو استعارے وضع كيے گئے تهے' اون سب سے اسكا اظهار هوتا ہے -

اهل عرب لڑائی كو آگ سے تشبيه ديكر اوسكے ليے آگ کے تمام لوازم ثابت كرتے تهے :

و اوقد نارا بينهـــم بضرامها لها و هج للمصطلي غير طائل

ترجمه ـــ اور خدا دونوں قبيلوں ميں لڑائی كي آگ كا شعله بهڑكاے جو تاپنے والے كيليے سخت مضر هو !

قرآن مجيد نے بهی اس استعاره كا استعمال كيا ہے :

كلما او قدوا نارا للحرب	جب جب اونهوں نے لڑائی كی آگ
اطفاها لله - (۵ : ۶۹)	بهڑكائي ' خدا نے اوسكو بجها ديا -

لڑائي كو اونٹ سے تشبيه ديتے تهے جو سب سے زياده انتقام كيش جانور ہے ' اور جب زمين پر دفعـــة بيٹهتا ہے تو اوسكے عظيم الشان سينه و گردن كا ثقل هر اوس چيز كو چور چور كرديتا ہے جو اوسكے اندر آ جاتی ہے :

انختم علينا كلكل الحرب مرة فنحن منيخوها عليكم بكلكل

ترجمه - جس طرح تم نے همارے اوپر لڑائي کے اونٹ كو بٹها كر همیں چور چور كرديا ' اسي طرح هم بهي تم كو پاش پاش كرديںگے -

مفرد استعارے بهی اسي قسم کے مفهوم پر دلالت كرتے تهے - نطاح ميندهوں کے ٹكر لڑنے كو كهتے هيں - لڑائيـــوں ميں بهی چونكه اسي قسم كي بهيميت و سبعيت كا اظهار كيا جاتا تها' اسليے حملے كيليے اس لفظ سے استعاره كرتے تهے :

والكر بعـــد الفـــراد كره التقدم و النطاح

ترجمه ـــ اور پهلو بچانے کے بعد حمله ' جب كه آگے بڑهنا اور ٹكر لڑنا نا گوار معلوم هونے لگتا ہے -

مفرد الفاظ بھی اسی قسم کے معاني پر مشتمل ہوتے تھے - عربي زبان میں لڑائي کیلیے ایک متداول لفظ " روع " ہے جسکے معنے خوف کے ہیں :

اذا حملتنی والسـلاح مشیحـة
الی الروع لم اصبح علی سلم وائل

ترجمہ ــ جب وہ گھوڑا مجھکو مع ہتیاروں کے سوار کرکے میدان کي طرف دوڑیگا ' تو میں بکر بن وائل کی صلح کو تسلیم نکرونگا بلکہ لڑونگا -

لڑائي کو " یوم کریھہ " یعنے مصیبت کا دن بھي کہتے تھے ' اور جو لوگ مرد میدان ہوتے تھے اونکو " ابن کریھہ " کا خطاب دیا جاتا تھا - یعنے " فرزند مصیبت " -

اما في بني حصن من ابن کریھة
من القـوم طلاب الترات غشمشم ؟

ترجمہ - کیا قبیلہ بني حصن میں کوئي مصیبت (جنـگ) کا انتقام کیش اور اولوالعزم فرزند نہیں ہے ؟

(حــرب)

عربي زبان کي وسعت اس قسم کے سیکڑوں ہزاروں الفاظ پیش کرسکتي ہے ' لیکن سب سے زیادہ متداول لفظ حرب تھا جو لغوي معنی کے لحاظ سے مقاصد جنـگ کي ایک جامع تفسیـر ہے دنیا میں صرف لوٹ مار یا بغض و انتقام کے لیے شعلۂ جنـگ بھڑکایا جاتا تھا - پہلی قسم کی لڑائیوں کو الف و عادت نے عرب کے لیے ایک معمولی چیز بنا دیا تھا ' اسلیے اونھوں نے کوئی تاریخی حیثیت نہیں پیدا کي - لیکن دوسري قسم کي لڑائیوں کي عبرت انگیز داستانوں کو تاریخ نے محفوظ رکھا ہے ' جنکے لیے اہل ادب کي اصطلاح میں " ایام العرب " کا لفظ وضع کیا گیا ہے -

"حرب" کا لفظ ان دونوں قسموں کي لڑائیوں کے اسباب و مقاصد پر محیط ہے ' جیسا کہ تصریحات لغت سے ثابت ہوتا ہے کہ حرب

حرب خشمگیں شدن تحریب بر اغالانیدن و خشم گرفتن - و بخشم آوردن و تیز کردن سنان را ' حریبة الرجل مالہ الـذی یعیش بہ حرب گرفتن مال کسے و بے چیز ماندن - وقد حرب مالہ ای سلبہ فھو محروب و حریب و احـربتہ ای دللتہ علی ما یغنمہ من عدو -

کے معنے غصہ ہونے کے ہیں ' اور تحریب کے معنے بھڑکانے ' غصہ کرنے غصہ دلانے ' اور نیزہ تیز کرنے کے - حریبة اوس مال کو کہتے ہیں جس پر آدمي زندگی بسر کرتا ہے - حرب کا اطلاق کسي کے مال کے لے لینے اور قلاچ رہ جانے پر بھی ہوتا ہے - کہا جاتا ہے کہ "حرب ماله" یعنے اوسکا مال چھین لیا گیا - اس ہوے شخص کو " محروب " اور " حریب " کہتے ہیں - کہتے ہیں کہ "احربتہ" یعنے میں نے کسي شخص کو دشمن کے مال کی طرف رہنمائي کي تاکہ اوسکو لوٹ لے -

یہي قوم تھی ' یہي لٹریچر تھا ' یہي زبان تھي ' جس میں قرآن مجید نازل ہوا - اب ہمکو دیکھنا چاھیے کہ اوس نے عرب کے عقائد ' عرب کے اعمال ' عرب کے تمدن ' عرب کی تہذیب میں جو اصلاحیں کیں ' عرب کي تاریخ جنگ پر اور پھر تمام دنیا کی تہذیب جنگ پر بھي ان تغیرات و اصلاحات کا اثر پڑا ہے یا نہیں ؟

(الحرب و القرآن)

قرآن حکیم نے عقائد ' اعمال ' اخلاق اور تہذیب و تمدن کے متعلق جو اصلاحیں کیں ' وہ صرف اونکی سطح باطني تک محدود نہیں ہیں ' بلکہ اونکے خال و خط ان چیزوں کي سطح ظاہري پر بھي نمایاں نظر آتے ہیں - الفاظ و اصطلاح اگرچہ کوئي حقیقي چیز نہیں ' بلکہ معاني کا غلاف ہیں جو اونکے اوپر چڑھا دیا گیا ہے - لیکن چونکہ اسلام کي اصلاحیں مغز و پوست دونوں کو شامل ہیں ' اسلیے اوس نے تمام چیزوں کے ساتھہ عربي لٹریچر اور عربي زبان کي بھي اصلاح کي ہے -

زبان درحقیقت ہماري کیفیات نفسانیہ کي سفیر ہے جو نہایت دیانت داري کے ساتھہ ہمارے دل کا پیغام دنیا کو پہونچا دیتي ہے - اس بنا پر وہ تمامتر ہمارے خیالات ' ہمارے عقائد ' اور ہمارے اخلاق و عادات کي تابع ہے - وحشت کے زمانے میں چونکہ انسان کے خیالات نہایت پست و ذلیل ہوتے ہیں ' اسلیے الفاظ و عبارات پر بھي اونکا اثر پڑتا ہے - کمینہ قوموں میں سیکڑوں فحش الفاظ اسي پستي اخلاق کي بنا پر رواج پا جاتے ہیں جنکو ایک متمدن انسان سن بھي نہیں سکتا - عرب کي وحشت اور بدویت نے اس قسم کے جو الفاظ پیدا کردیے تھے ' اوسکو وہ اعلی درجہ کا تمدن نہیں گوارا کرسکتا تھا جسکو قرآن مجید پیدا کرنا چاھتا تھا - اس بنا پر قرآن مجید نے ان تمام الفاظ کي اصلاح کي اور اونکو بدل دیا -

اظہار خیالات کا سب سے زیادہ نازک موقع وہ ہوتا ہے جہاں انسان کے وظائف زوجیت اور اجتماع تناسلي کے بیان کرنے کی ضرورت ہوتی ہے - عرب کے مشہور شاعر امرء القیس نے جس فحاشانہ طریقہ سے اس خیال کو ظاہر کیا تھا ' تمام ادباء اسلام کي تہذیب اوس سے نالاں ہے -

و مثلک حبلی قد طرقت و مرضع   فالھیتھا عن ذي تمائم محول

لیکن قرآن حکیم میں خاص عورتوں کے متعلق سورۂ نساء نازل ہوئي - چونکہ اسمیں عورتوں کے نکاح و طلاق کے تمام احکام مذکور ہیں ' اسلیے قدرتی طور پر نازک مواقع بیان بھي بار بار آئے ہیں - لیکن قرآن مجید نے جن مہذب الفاظ اور لطیف اشارات میں اونکا ذکر کیا ہے ' اونکو شرم و حیا اپنے چہرے کا نقاب سمجھتي ہے !

مثلاً یہ مفہوم ادا کرنا تھا کہ خلوت صحیحہ کے بعد عورتوں سے پھر مہر واپس نہیں لیا جاسکتا ' اسکو قرآن مجید نے ان الفاظ میں ادا کیا ہے :

و کیـف تـاخـذونہ و قد افضی بعضکم الی بعض واخذن منکم میثاقا غلیظا (۴ : ۲۴)

اور مہر کیونکر واپس لے سکتے ہو ' حالانکہ تم میں ایک دوسرے تک پہونچ چکا ' اور عورتوں نے تم سے پختہ وعدہ لے لیا -

قرآن حکیم نے دوسرے موقع پر اسکے لیے " لمس " کا لفظ استعمال کیا ہے جسکے معنی صرف " چھونے " کے ہیں مرد اور عورت کے اجتماع خاص کو وہ صرف " عورت کے چھونے " سے ادا کرتا ہے :

او لمستـم النساء فلـم تجـدوا ماء فتیممـوا صعیدا طیبا - (۴ : ۴۶)

تم نے اگر عورتوں کو چھودیا ہو اور پھر غسل کیلیے پانی نہ مل سکے تو پاک زمین پر تیمم کر لیا کرو -

انسان کی بعض حوائج فطریہ کا ذکر بھي اکثر حالتوں میں تہذیب کے خلاف سمجھا جاتا ہے ' اسلیے قرآن مجید نے جاے ضرور کا ذکر " غائط " کے لفظ سے کیا ہے - جسکے معنی ہموار زمین کے ہیں ' کیونکہ انسان قضاے حاجت کیلیے اکثر ہموار زمین ھي کا انتخاب کرتا ہے :

او جاء احد منکـم من الغائط او لمستم النساء فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا (۴ : ۴۶)

اور اگر تم میں سے کوئی شخص جاے ضرور سے آے یا تم عورتوں کو چھو دو اور پانی نہ مل سکے ' تو پاک زمین پر تیمم کر لیا کرو -

اکثر لوگ مذاحاً یا تحقیراً اشخاص کے نام بگاڑ دیتے هیں ' اور رفتــه رفتــه یهي مسخ شده نام اونکا اصلي نام بن جاتا هے - مدینه میں اسکا عام رواج هوگیا تها - بظاهر یه ایک معمولي بات تهی ' لیکن قرآن مجید میں اسکے متعلق ایک خاص آیت نازل هوئی :

یا ایها الـــذین آمنــوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکـــو نوا خیرا منهم ولا نساء من نساء عسی ان یکن خیــرا منهن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقـــاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لـــم یتب فاولئـــک هم الظالمون - (۴۹ : ۸)	مسلمانو ! کوئي قوم کسي قوم کي هنسي نه اوڑاے ' شاید وه اون سے بهتر هو ' اور نه کوئی عورت کسي عورت کي هنسی اوڑاے ' شاید وه عورتیں اون سے بهتر هوں - آپس میں ایک دوسري کي تحقیر کي غرض سے اشاره بازیاں نه کرو ' لوگوں کے نام نه بگاڑو ' ایمان لانے کے بعد ایسے ناموں کا هونا کیسی بري بات هے ! اور جولوگ اس سے رجوع نهیں کرتے وه یقیناً ظالم هیں -

یه اصلاحیں اون خیالات کے طریق اظهار کے متعلق نهیں تهے جن کي حقیقت کو اسلام نے نهیں بدلا تها ' لیکن اسلام نے جنگ کي حقیقت ' اونکے اسباب ' اور اُنکے مقاصد میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کردیا تها جیسا که اوپر گذر چکا هے - اس لحاظ سے جنگ کے متعلق عرب کا لٹریچر اسکي اصلاح کا سب سے زیاده مستحق تها - عرب میں جنگ کیلیے سیکڑوں الفاظ ' سیکڑوں محاورے ' سیکڑوں ترکیبیں ' اور سیکڑوں استعارے پیدا هوگئے تهے ' لیکن وه سب کے سب صرف ایک وحشیانه جنگ کیلیے موزوں تهے - ایک متمدن قوم ' ایک ترقی یافته نظام ' ایک صلح پسند مذهب ' ایک پیام رساں امن جماعت ' ان الفاظ کی متحمل نهیں هوسکتی تهی -

(الجهـــاد)

اسلیے حقیقت جنگ کے انقلاب کے ساتهه اسلام نے ان تمام الفاظ و محاورات کو بهي یک لخت متروک کردیا ' اور غزوات اسلامیه کیلیے صرف ایک ساده لفظ " جهاد " کا استعمال کیا جس سے "حرب" کي طرح نه تو غیظ و غضب کے جذبات ظاهر هوتے تهے ' نه لوٹ مار ' سلب و نهب ' اور وحشت کي بو آتي تهی - بلکه وه صرف اوس انتهائي کوشش پر دلالت کرتا هے جو ایک اعلی مقصد کے حصول کیلیے کیجا سکتي هے - خواه بذریعه قوی هو ' خواه بذریعه زبان ' خواه بذریعه افعال جوارح ' یا بواسطۂ قبضۂ شمشیر :

لیس للانســان الا ماسعی	انسان کو صرف اپني کوششوں هی کا صله مل سکتا هے -

قرآن حکیم نے جنگ کے هر موقع پر اسی لفظ کا استعمال کیا هے ' اور قرآن مجید کي اصطلاح میں اس کا اطلاق صرف جنگ و خونریزي هي تک محدود نهیں هے ' بلکه عموما اسکے ذریعه سے عام ا ر ' ضبط ' خاموشي ' تزکیه نفس ' اور اخلاق کا اظهار کیا گیا هے :

لکن الرسول و الذین آمنوا معه جاهدوا باموالهم و انفســهـم و اولئــک هم الخیــرات و اولئــک هم المفلحون (۹ : ۸۹) و الذین جاهــدوا فینــا لنهدینهم سبلنا و ان الله لمع المحسنین (۲۲ : ۶۹)	لیکن رسول اور وه لوگ جو رسول کے ساتهه ایمان لاے ' یه وه لوگ هیں که انهوں نے اپني جان و مال دونوں سے جهاد کیا - تمام بهلائیاں صرف انهی کے لیے هیں - اور وهي کامیاب هیں - اور جن لوگوں نے همارے لیے جهاد (ریاضت و سعی) کی سو هم اونکو اپنے پانے کے راستے بتائینگے ' اور خدا صرف ارباب احسان هي کے ساتهه هے -

اس آیة میں جس جهاد نفس و روح کا ذکر کیا هے ' اسے آنحضرة صلی الله علیه وسلم نے ام الاحادیث یعني حدیث جبریل میں بذیل تشریح " احسان " واضح تر کردیا هے :

ان تعبد الله کانک تراه فان لم تــکن تراه فانــه یراک (مشکوة - ص - ۳)	خدا کي عبادت اس طرح کرو کویا تم اوسکو دیکهه رهے هو ' اور اگر اسطرح نهیں هوسکتا تو کم ازکم اس قدر استغراق تو هو که گویا وه تمهیں دیکهه رها هے !
ثم ان ربک للـــذین هاجروا من بعد مافتنــوا ثم جاهدوا و صبروا ' ان ربک مـــن بعـــدها لغفور رحیم - (۱۶ : ۱۱۱)	اونلوگوں کیلیے جنهوں نے سخت آزمایش کے بعد هجرت کي ' پهر جهاد اور صبر کیا ' الله کا فضل طیار هے - خدا ایسی صداقتوں کے بعد بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا هے -
وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر -	وه مسلمان کامیاب هیں ' جنهوں نے حق اور صبر کي وصیت کي -
ان الله یحب الذین یقاتلون في سبیله صفا کانهـــم بنیان مرصوص (۶۱ : ۴)	خدا اونلوگوں کو دوست رکهتا هے جو اوسکي راه میں اس طرح استقلال کے ساتهه صف بسته لڑتے هیں ' گویا وه جڑي هوئي دیوار هیں !

(قتال اسلامی اور سلب و نهب)

ان آیتوں سے ثابت هوتا هے که جهاد اسلامي کي حقیقت صرف صبر و استقلال اور ضبط و ایثار سے متقوم هوتي هے - مال غنیمت اور اظهار غیظ و غضب وغیره اوسکي حقیقت میں نه تو داخل هیں - اور نه اوسکا خاصه لازمي هیں - وه محض بالکل عارضی چیزیں هیں - جهاد کا اصلي مقصد ان سے بهت اعلی و اشرف هے - یهي وجه هے که ابتداے اسلام میں طلب مال غنیمت پر عتاب الهي نازل هوا تها :

فلما کان یوم بدر وقعوا فی الغـــنائم قبـــل ان تحل لهم ' فانزل الله لولا کتاب من اللـــه سبــق لمسکم فیمـــا اخـــذتم عذاب عظیـــم (ترمذي کتاب التفسیر - ص - ۵۰۳)	جب واقعه بدر پیش آیا تو صحابه مال غنیمت کے جمع کرنے میں مصروف هوگئے ' حالانکه وه اوسوقت تک حلال نهیں هوا تها ' اسپر خدا نے یه آیت نازل کي که لمسکم " اگر خدا کي مشیت نے اسکا فیصله نه کردیا هوتا تو جو مال تم نے بطور غنیمت کے لوٹا هے ' اوسپر بهت بڑا عذاب نازل هوتا "

اس حدیث سے معلوم هوتا هے که اسلام کے سب سے پہلے اور سب سے بڑے معرکه جهاد میں غنیمت حرام تهي ' حالانکه اگر اسلامي جهاد کا مقصد لوٹ مار هوتا ' تو قریش کا کاروان تجارت ' اسلام کے دامن مقصود کو اچهی طرح بهر سکتا تها - اسلیے وهی اسکا بهترین موقع تها -

اسکے بعد اگرچه غنیمت حلال هوگئي تاهم اوس سے جهاد کے ثواب اور نیتوں کے خلوص میں کمي آجاتي تهي :

مامن غازیة تغـــزو فی سبیـــل اللـــه فیصیبون الغنیمة الا تعجلوا ثلثي اجرهم من الاخرة ویبقی لهم الثلـــث و ان لـــم یصیبـــوا غنیمـــة تم لهم اجرهم (مسلم جلد ۲ ص ۱۴۰)	جو فوج خدا کي راه میں لڑکر غنیمت حاصل کرلیتی هے ' اوسکے اخروي ثواب کا دو ثلث اوسکو فوراً مل جاتا هے لیکن ایک ثلث باقي ره جاتا هے - پهر جب وه لوٹ مار نهیں کرتي تو اوسکو یه ثلث بهی مل جاتا هے -

جذبۂ انتقام کے ایک اضطرارانه اور بدرجۂ اخر اظهار پر خود آنحضرت صلی الله علیه وسلم کو خدا کی طرف سے متنبه کیا گیا :

ليس لك من الامر شي ا يتوب عليهم او يعذبهم فانهـــم ظالمون -

تمکو اسکا کوئي حق نہیں' یا تو خدا اونکی توبہ قبول کرلیگا یا اونکو عذاب دیگا کیونکہ وہ لوگ ظالم ہیں -

(ایفـــاء عهـــد)

غدر و بیوفائي جنگ کا خاصہ لازمي تهي - عورتوں' بچوں' قاصدوں' اور نوکروں کے قتل میں کسي قسم کي تفریق نہیں کي جاتي تهي بلکہ سب کے سب نذر تیغ هوجاتے تهے - دشمنوں کو زندہ آگ میں جلا دیا جاتا تها' دشمن کے ناک کان کاٹ کر بطور هار کے پہنے جاتےتهے' دشمنوں کو باندهکر قتل کیا جاتا تها' کهانے پینے کیلیے راستے میں کسیکو لوٹ لینا معمولي بات تهي' لیکن اسلام نے جنگ کي اس حقیقت کو بدلکر دفعتاً ان تمام وحشیانہ افعال کو مٹا دیا :

لكل غـادر لواء يـــوم القيامة يعرف به يقال هذا غدرة فلان (مسلم جلد - ٢ - ص - ٦٤)

قیامت میں هر بد عهد کیلیے ایک جهنڈا کهڑا کیا جائیگا جس کے ذریعہ سے وہ پہچانا جائیگا اور کہا جائیگا کہ یہ فلاں کي عهد شکنی کا جهنڈا ہے -

ایک اور حدیث میں ہے :

ان امراة وجدت في بعض مغازي رسول الـلـه صلى الله عليه وسلـم مقتولـة فـانكـر رسول اللـه قتل النساء والصبيـان (مسلـم جلد ٢ - ص - ٦٥)

آنحضرت نے کسي غزوہ میں ایک مقتول عورت دیکهي' اسپر آپ نے بچوں اور عورتوں کے قتل سے منع فرمایا -

مسیلمۂ کذاب کا قاصد جب اوسکا خط لیکر آیا تو آپ نے فرمایا :

لولا ان الرسل لا تقتل لضربت اعناقكما (ابو داؤد جلد - ٢ - ص - ٢٤)

اگر قاصدوں کا قتل جائز هوتا تو میں تمہاري گردن اوڑا دیتا -

ابو داؤد میں ایک اور تصریح ہے :

لا تقتلـــن امراة و لا عتيقـاً (ابو داود جلد ٢ - ص - ٦)

عورتیں اور نوکر نہ قتل کیے جاویں -

آگ میں جلانے سے قطعاً روک دیا :

لا ينبغي ان يعذب بالنار الا رب النار (ابو داود جلد - ٢ - ص ٧

آگ کا عذاب صرف خدا هی دیسکتا ہے -

مسلمانوں کیلیے میدان جنگ میں اعلى ترین اخلاق قائم کیے :

قال : اعف الناس قتله اهل الايمان (ابوداود جلد - ٢ - ص - ٦

سب سے زیادہ محفوظ اور باپردہ مسلمانوں کے مقتول هیں -

قطع اعضا کي وحشیانہ رسم کي ممانعت کے متعلق بے شمار تصریحات هیں :

كان يحثنا على الصدقة و ينهانا عن المثلة (ابو داود - جلد - ٢ ص ٦ -)

آنحضرت صحابہ کو صدقہ کي ترغیب دیتے تهے' اور مثلہ سے یعنے انسان کے اعضاء کے کاٹنے سے منع فرماتے تهے -

دشمن کو باندهکر اور اذیت دیکر قتل کرنا آج کل کی متمدن قوموں کے لیے بهي مفاخر میں داخل ہے لیکن ابسے تیرہ سو برس پہلے ریگستان حجاز کا تمدن اسلامي یہ تها :

غزونا مع عبد الرحمن بن خالد بن وليد فاتى باربعة اعلاج من العدو فامربهم تقتلوا صبرا... فبلغ ذلك ابا ايوب الانصاري- فقال سمعت رسول الله (صلعم) نهى عن قتل الصبر فو الذي نفسي بيـده لـو كانت دجاجة مـا صبرتها- فبلغ ذلك عبد الرحمن بن خالد بن الوليـد فاعتق اربعة رقاب (ابوداود جلد - ٢ ص - ١٠)

هم عبد الرحمن بن خالد بن الولید کے ساتهہ ایک غــــزوہ میں گئے تو چار کافر دشمنوں میں سے پکڑ لائے گئے - اونہوں نے اونکو باندہ کے قتل کرا دیا - ابو ایوب انصاري کو خبر لگي تو اونہوں نے کہا : آنحضرت نے اس قسم کے قتل سے منع فرمایا ہے' خدا کی قسم اگر مرغي بهي هوتي تو میں کبهی باندہ کر اوسکا ذهیر نہ لگاتا - خالد کو یہ معلوم هوا تو چار غلام اسکے کفارہ میں آزاد کیے ! !

الله اکبر ! چهٹي صدی عیسوی کے صحرا نشیں عربوں کا یہ اخلاق اور نوع پروري تهي جسکي مثالیں آج بلجیم کے متمدن میدانوں میں بهي نہیں ملسکتیں! اس سے بهی بڑهکر یہ کہ لوٹ مار اور غارت مال و متاع سے خاص طور پر مسلمانوں کو روکدیا گیا :

ال ان النهبة ليست باحل من الميتة (ابو داود جلد - ٢ - ص - ١٣)

آپ نے فرمایا کہ لوٹ مار کا مال بالکل ایسا هی ہے جیسے مردار لاش - وہ مردار گوشت سے زیادہ حلال نہیں -

اسکے علاوہ اور بهي بہت سي جزئي باتیں تهیں جو بظاهر معمولي معلوم هوتي هیں' لیکن در حقیقت اسي قسم کي چیزیں وحشت اور مدنیۃ صالحہ کے درمیان ایک دقیق حد فاصل قائم کردیتي هیں - مثلاً عرب رومیوں اور قرطاجنیوں کی طرح لڑائیوں میں بہت غل مچاتے تهے' اسي بنا پر لڑائي کو عربي زبان میں وغي کہتے هیں جسکے معنے شور و غل کے هیں - ایک جاهلی شاعر کہتا ہے :

قدضجت معن بجمع ذى لجب قيساً وعبـد انهـم با لمنتهب

ترجمہ - قبیلہ معن نے بني قیس اور اونکے تابعداروں کو مقام منہب میں ایک شور کرنے والے مجمع کے ساتهہ لوٹا -

لیکن اسلام نے شور و هنگامہ کی جگہ غزوات میں سکون و وقار پیدا کیا :

كان اصحاب النبي (صلعم) يكرهون الصوت عند القتال (ابوداود جلد ٢ ص ٤)

صحابہ لڑائی کے وقت شور و غل کو ناپسند کرتے تهے -

ایک مرتبہ صحابہ نے کسي غزوہ میں زور سے تکبیر و تہلیل کے نعرے بلند لگاے تو آنحضرت نے فرمایا :

ار بعوا على انفسكم انكم لا تدعون اصم (بخاري جزو ٨ - ص- ٥٢ كتاب الدعوات)

یعنے آهستہ آهستہ ! خدا بهرا نہیں ہے جسکو تم چلا کر مخاطب کر رہے هو -

عرب کي جنگجو فطرت همیشہ جنگ و فساد کی منتظر رهتي تهی اور اسکو حصول مال کا ذریعہ سمجهتی تهی - ایک جاهلی شاعر کہتا ہے :

فلئن بقيت لار حلن بغــزوة تحوى الغنـائم او يموت كريم

اب اگر زندہ رها تو ایک ایسی جنگ کی تیاري کرونگا جو مال غنیمت کے جمع کرنے کا بہترین ذریعہ هوگي' یا نہیں تو شریفانہ موت مرجاونگا -

لیکن آپنے صحابہ کو اس قسم کے ناگوار توقع سے منع فرمایا :

قال لا تمنـــوا لقاء العدو فاذا لقيتمـــوهم فاصبروا (مسلم جلد ٣ - ص - ٦٣٠)

آپ نے فرمایا کہ دشمنوں کے مقابلہ کي آرزو نکرو' لیکن جب سامنا هوجاے تو صبر کرو -

(لہا بقية صالحه)

مقالات

موازنـــه قـــواء بحـــريـــه

سطح دریا پر جنگی جہازوں کی نمایش

یورپ نے غرور طاقت کے جو مجسمے (اسٹیچوز) قائم کیے ہیں' ان میں جدید جنگی جہازوں کے مستول سب سے زیادہ نمایاں نظر آتے ہیں' اور یہی ہیں جنہوں نے آجکل گرجنے والی توپوں' اور اڑنے والے گولوں سے سطح دریا پر برق و باد کا ایک تلاطم خیز طوفان برپا کر دیا ہے -

(برطانیہ)

یورپ کی سلطنتوں نے چند دنوں سے مسابقت کیلیے میدان

توپیں تھیں ' لیکن اس دریڈناٹ نے جنگی جہاز کا ایک نیا نمونہ قائم کردیا' اور تمام سلطنتوں نے اسی وضع کے جہاز تیار کرانا شروع کردیا - خود انگلستان نے سنہ ١٩٠٥ اور ١٩٠٦ ع میں اس وضع کے تین جہاز اور بنواے - سنہ ١٩٠٦ اور سنہ ١٩٠٧ میں بھی برطانیہ کی بحری قوت میں تین جہازوں کا اضافہ کیا گیا - سنہ ١٩٠٧ اور سنہ ١٩٠٨ ع میں بھی ویسے ہی تین جہاز تیار کرائے گئے' اور علی سبیل الترتیب سنہ ١٩٠٨ ' سنہ ١٩٠٩ ' اور سنہ ١٩٠٩ سنہ' ١٩١٠ میں دو دو جہازوں کے سالانہ اضافہ سے انگلستان نے دفعتاً سطح سمندر کو بالکل چھالیا -

نیوزیلنڈ کی طرف سے بھی انگلستان کیلیے اس وضع کا ایک جہاز تیار کرا کے پیش کیا گیا -

چھوٹی چھوٹی توپوں کے علاوہ ان تمام جہازوں میں آٹھ دس بڑی بڑی توپیں بھی لگالی گئی ہیں جنکا قطر ٣٠ - سینٹی میٹر

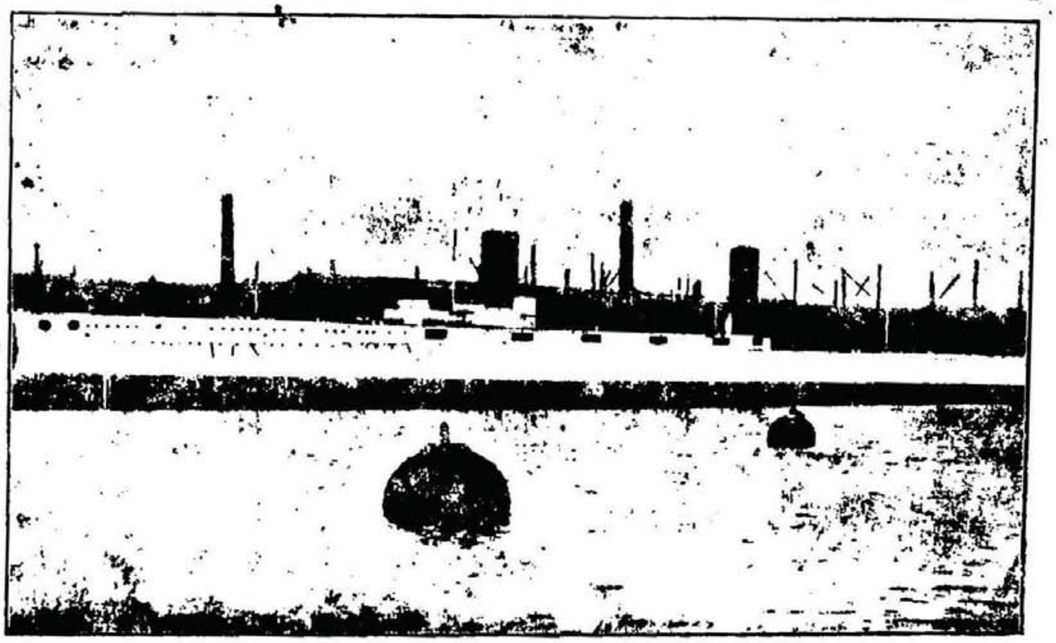

دولۃ علیہ کا دوسرا آہن پوش جہاز "سلطان عثمان" جو موجودہ عہد کا بہترین آہن پوش ہے مگر افسوس کہ جنگ یورپ کے چھڑ جانے کی وجہ سے دولۃ برطانیہ اسیر متصرف ہوگئی ہے

ہی جگہ سطح دریا کو انتخاب کیا تھا اور ہر سلطنت جنگی جہازوں کی تیاری میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانا چاہتی ہی ' لیکن آگے بڑھ نکلنے کا فخر صرف انگلستان کو حاصل ہوا - چنانچہ سنہ ١٩٠٥ع میں سب سے پہلے انگلستان ہی نے ایک نہایت عظیم الشان آہن پوش جنگی جہاز تیار کرایا جسکا نام ڈریڈناٹ (کسی سے نہ ڈرنے والا) رکھا گیا - یہ جہاز عظیم الشان توپوں سے مسلح کیا گیا تھا' اور لوہے کی وہ چادریں جن سے اوسکی سطح کو منڈھا گیا تھا' ٣٠-سینٹی میٹر دبیز اور : ند تھیں اور اسکے اندر ١٧٠٠ ٹن وزن سما سکتا تھا - اوس میں دس توپیں تھیں جنکے دہانوں کا قطر ٣٠ - سینٹی میٹر سے بھی زیادہ تھا - اور اوسکا انجن ٢٣٠٠٠ گھوڑے کی طاقت رکھتا تھا' اور اسکی انتہائی رفتار فی گھنٹہ ٢١ میل بحری تھی -

اس سے پہلے جو جنگی جہاز موجود تھے اونکی رفتار فی گھنٹہ ٢٠ میل بحری سے بھی کم تھی ' اور صرف ایک جہاز پر ٤ بڑی

سے زیادہ کا ہوتا ہے - ان میں تین جہازوں کی رفتار ٢٧ میل (بحری) تک پہنچ گئی ہے جو بہت زیادہ شرح رفتار ہے -

(جرمنی)

سلطنت جرمنی سنہ ١٩٠٧ سے سنہ ١٩١١ تک اپنی بحری طاقت کے بڑھانے میں مصروف رہی - اس مدت میں اوس نے اسی قسم کے ٢١ جہاز تیار کراے ' جنکی بڑی توپوں کا دہانہ ٢٧ سے لیکر ٣٠ سینٹی میٹر تک کا تھا - اونکی شرح رفتار ٢١ میل بحری سے ٢٨ میل بحری تک پہونچ چکی ہے -

(فرانس)

سلطنت فرانس نے سنہ ١٩١٠ ع سے سنہ ١٩١١ ع تک کے زمانے میں چار جہاز تیار کراے' جن میں ہر ایک بارہ بڑی توپوں کا خطرناک ذخیرہ اپنے ساتھ رکھتا تھا' اور ان توپوں کے دہانے کا قطر ٣٠ سینٹی میٹر تھا - ان توپوں کے علاوہ ہر ایک جہاز میں چھوٹی چھوٹی توپیں بھی لگالی گئیں تھیں ۔ انکے دہانوں کا قطر ساڑھے بارہ

(دولة عثمانیه کا کروزر: حمیدیه)
جس نے باوجود کہنگی و شکستگی کے گذشته جنگ
بلقان میں حیرت انگیز کارنامے یادگار چھوڑے

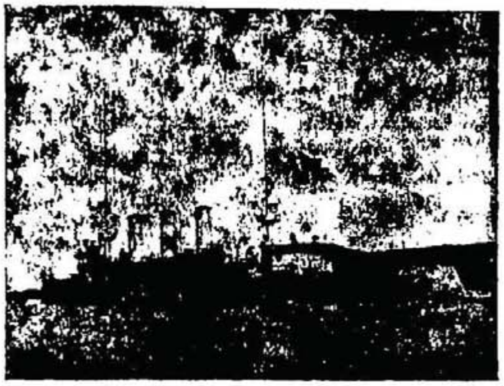

سینٹی میٹر تھا - وہ فی گھنٹه ۲۱ میل بحری یا اس سے بھی زیادہ مسافت طے کرسکتے ہیں -

(امریکه)

امریکه نے سنه ۱۹۰۶ ع سے سنه ۱۹۱۲ ع تک کی مدت میں ۱۲ نئے جہاز تیار کرائے ' ان میں سے آٹھہ جہازوں میں جو بڑی بڑی توپیں لگائی گئی تھیں' ان کے دہانوں کا قطر ۳۰ - سینٹی میٹر تھا - لیکن چار جہازوں کی توپوں کا نگل جانے والا دہانه ۳۵ - سنٹی میٹر کی وسعت رکھتا تھا - شرح رفتار فی گھنٹه ۲۰ میل بحری سے لیکر ۲۱ میل بحری تک ہے -

(جاپان)

جاپان بھی اس میدان میں اپنے حریفوں سے پیچھے نه رہا - اسکے جدید جنگی جہازوں میں دو جہازوں پر جو توپیں قائم کیگئی تھیں ' انکا قطر ۳۰ سنٹی میٹر' اور طاقت رفتار فی گھنٹه ۲۰ میل بحری تھی' لیکن پانچ جہازوں کی توپوں کا قطر ۳۶ سنٹی میٹر تھا' اور شرح رفتار فی گھنٹه ۲۷ میل تھی - ان کا انجن ۸۶۰۰۰ گھوڑوں کی طاقت کا ہے - لیکن پانچویں جہاز کی رفتار ابھی تک متعین نہیں ہوسکی ہے -

(اٹلی)

اٹلی نے بھی سنه ۱۹۰۹ سے لیکر سنه ۱۹۱۲ ع تک جنگی جہازوں کی تیاری میں سرگرم زندگی بسر کی - چنانچه اوس نے اس مدت میں ۶ ڈریڈ ناٹ بنائے' جنکی مقدار رفتار فی گھنٹه ۲۳ میل سے لیکر ۲۵ میل بحری تک ہے -

(اسٹریا)

اسٹریا نے بھی سنه ۱۹۱۰ع میں ڈریڈ ناٹ کے نمونه پر چار جہاز بنوائے' جن میں سے ہرایک پر ۱۲ عظیم الشان توپیں ۳۰ سنٹی میٹر قطر کی لگائی گئی تھیں' اور شرح رفتار فی گھنٹه ۲۰ میل بحری تھی -

(سپر ڈریڈ ناٹ)

لیکن ڈریڈ ناٹ کے علاوہ جنگی جہازوں کی ایک خاص قسم اور بھی ہے' جسکو " سپر ڈریڈناٹ " کہا جاتا ہے - اس قسم کے جہاز ڈریڈ ناٹ سے بھی بڑے ہوتے ہیں اور ان پر جو توپیں لگائی جاتی ہیں وہ پہلے سے بھی زیادہ عظیم الشان ہوتی ہیں - انکی مقدار رفتار بھی ڈریڈ ناٹ سے کہیں زیادہ ہے -

سلطنت برطانیه نے اپنی بحری طاقت کی نمایشگاہ میں اس قسم کے ۲۱ - جہاز نمایاں کیے ہیں جو سنه ۱۹۰۹ع سے سنه ۱۹۱۳ع تک میں تیار ہوے' اور اس سال اس وضع کے ۵ جہاز اور بھی تیار ہونے والے ہیں' ان میں سے ۱۶ جہازوں کے اندر جو بڑی بڑی توپیں ہیں' اونکا قطر ۳۳ سنٹی میٹر کا ہے' اور پانچ جہازوں کی توپوں کا قطر تو ۳۸ تک پہونچ گیا ہے - انکی شرح رفتار مختلف ہے' جو فی گھنٹه ۲۱ میل بحری سے شروع ہوکر ۲۸ میل بلکه ۳۰ میل بحری تک پہونچ جاتی ہے - جن توپوں کے دہانے کا قطر ۳۸ سنٹی میٹر کا ہے' وہ ۱۹۵۰ رطل کا وزنی گوله پھینک سکتی ہیں' لیکن جن توپوں کا دہانه ۳۳ ہے' وہ ۱۴۰۰ رطل کا وزنی گوله پھینکتی ہیں -

اس قسم کے جنگی جہاز نہایت عظیم الشان ہوتے ہیں' چنانچه مشہور انگریزی جہاز " الیزبتھه " کا طول ۶۵۰ انچ' عرض ۹۴ - انچ' اور بلندی ۳۳ سنٹی میٹر ہے -

(دولت عثمانیه)

دولت عثمانیه کی جدید بحری طاقت جن تازہ ترین عظیم الشان جنگی جہازوں کے مجموعه سے عبارت ہے' اونکا نام رشادیه' عثمان اول' اور فاتح ہے - رشادیه گذشته ستمبر میں دریا میں ڈالا گیا - اوسکے اندر ۲۳ ہزار ٹن کی گنجایش ہے' اور شرح رفتار فی گھنٹه ۲۱ میل بحری -

عثمان اول وہی جہاز ہے جسکا پہلا نام ریوجانیر تھا' اور جسکو دولت عثمانیه نے برازیل سے خریدا تھا - وہ گذشته سال ۲۲ جنوری کو سمندر میں ڈالا گیا - اوسکے اندر ۲۷۵ ٹن کے وزن کی وسعت ہے اور مقدار رفتار فی گھنٹه ۲۲ میل ہے - اوس میں ۱۴ توپیں ہیں جنکا قطر ۳۰ سنٹی میٹر کا ہے -

" فاتح " ابھی دریا میں نہیں ڈالا گیا' بلکه دولت عثمانیه نے کارخانه کو اوسکے تیار کرانے کا حکم دیا ہے -

پہلے اور دوسرے جہاز لندن میں مکمل و مسلح کیے جارہے تھے اور مملکت عثمانیه کا ہر فرد انکے ورود کا مجنوں وار مشتاق تھا - لیکن افسوس که جنگ یورپ کے چھڑ جانے کی وجه سے حسب قانون یورپ' انگلستان نے ان دونوں پر قبضه کرلیا' اور اسطرح دولة عثمانیه کی نئی بحری قوت کے تمام مواقع مسدود ہوگئے!

دولت عثمانیه نے ارمسٹرانگ اور وکرز کے کارخانوں کو ۶ تباہ کن کشتیوں (ڈیسٹرایر) اور دو لائٹ کروزروں کے

دولة علیه کا نیا ڈریڈناٹ " رشادیه " جو بالکل طیار ہوچکا تھا
اور ساحل بوسفورس پر جانے کیلیے مستعد تھا که جنگ
یورپ چھڑ گئی اور انگلستان نے اُسے اپنے لیے روک لیا

بنانے کا بھي حکم دیا تھا ' جو نہر رائین میں تیار ہو رہے ہیں ' اور پیرو میں انکے لیے آلات و ادوات بناے جا رہے ہیں -

کارخانہ نارمن کو بھي دولت عثمانیہ کي طرف سے ۱۲ ڈیسٹراویر کے بنانے کي فرمایش کیگئي ہے ' جن میں ۱۰۴۰ ٹن کي گنجایش ہوگي ' اور في گھنٹہ ۳۲ میل بحري کي مسافت طے کرسکینگي - ارنکا ذخیرہ آلات جنگ ٥ توپوں اور ۱٦ عدد تارپیڈو کشتیوں سے مرکب ہوگا -

دولت عثمانیہ کے یہ وہ جہاز ہیں جنکي بنانے کي جنگ بلقان کے بعد کوشش کی گئی ' لیکن اوسکا موجودہ جنگي بیڑا ذیل کے جہازوں سے مرکب ہے :

(۱) خیر الدین بربروس (۲) طورغود رئیس	یہ وہ دو جہاز ہیں جنکو دستوري حکومت کے بعد

دولت عثمانیہ کے جرمني سے خریدا - دونوں ایک ساتھہ تیار ہوے تھے اور سنہ ۱۸۹۱ میں ایک ساتھہ دریا میں ڈالے گئے - ان میں ہر ایک اپنے اندر ۹۹۰۱ ٹن وزن کي وسعت رکھتا ہے ' اور ہر ایک کي مقدار رفتار في گھنٹہ ۱۷ میل بحري ہے - ان کا ذخیرہ آلات جنگ مختلف قسم کي توپوں پر مشتمل ہے ' جن میں ٦ توپوں کا قطر ۳۳ سنٹي میٹر ' ۸ توپوں کا قطر ۱۰ سنٹي میٹر ' اور آٹھہ کا ۱۱ ہے -

(مسعودیہ)

یہ جہاز سنہ ۱۸۷۴ع میں سمندر میں ڈالا گیا ' اور سنہ ۱۹۰۲ع میں اسکي مرمت کیگئي ' اوسکا وزن ۹۱۲۰ ٹن اور مقدار رفتار في گھنٹہ ساڑھے ۱۲ میل بحري ہے - اوسکا ذخیرہ آلات ۱۴ توپوں سے مرکب ہے ' جن میں دو کا دہانہ تقریباً ۲۸ - سنٹي میٹر کا ' اور بارہ کا ۱٥ - سنٹي میٹر کا ہے -

(عصر توفیق)

سنہ ۱۸۸٦ میں سطح سمندر پر نمودار ہوا ' وزن ۴٦۱۳ ٹن اور مقدار رفتار في گھنٹہ ۱۳ میل بحري ہے - ذخیرہ آلات میں ۸ توپیں ہیں ' جن میں دو کا قطر ۲۸ - سنٹي میٹر سے کچھہ زیادہ اور ٦ کا قطر ۱٥ - سنٹي میٹر کا ہے -

(فتح بلند)

سنہ ۱۸٦۹ میں سمندر میں اتارا گیا - وزن ۲۷۲ ٹن - رفتار ۱۳ میل بحري ہے - چار توپیں رکھتا ہے ' جنکا قطر ۲۸ - سنٹي میٹر ہے - اسکے آلات جنگ میں بعض آخري سرعت کے ساتھہ چلنے والي توپیں بھی ہیں -

(۱) حمیدیہ (۲) مجیدیہ	یہ دونوں چھوٹے کروزر ہیں جو سنہ ۱۹۰٦ میں دریا میں ڈالے گئے - ہر ایک کا وزن

۷۴۰ ٹن اور رفتار ۲۲ میل بحري ہے - آلات جنگ میں دو توپیں اور ۱٦ تارپیڈو کشتیاں ہیں -

(۱) ملت (۲) معاونۂ ملت (۳) معیت وطن (۴) قومی حمیت	یہ چار تبا کرنے والي کشتیاں (ڈیسٹرویر) ہیں ' جو سنہ ۱۹۰۹ع میں دریا میں ڈالی گئیں - ہر ایک کا وزن ٦۱۰ ٹن - اور مقدار رفتار ۳٥ میل

بحری ہے - ہر ایک اپنے ساتھہ صرف چار چار توپیں بھي رکھتی ہے -

(۱) سون (۲) بصرہ (۳) تاسوس (۴) یار حصار	یہ چاروں بھی تباہ کرنے والی کشتیاں ہیں ' جو سنہ ۱۹۰۷ - اور سنہ ۱۹۰۸ میں دریا میں ڈالی گئیں - ہر ایک کا وزن ۳۸۰ ٹن اور سرعت رفتار ۲۸ میل بحری ہے -

انکے ذخیرہ آلات میں مختلف پیمانوں کی تارپیڈو کشتیاں شامل ہیں - ان کے علاوہ اس بیڑے کے اجزاء ترکیبي میں چھوٹي بڑي ۸ چھوٹي کشتیاں بھي شامل ہیں ' جن میں چار کا وزن ۱٦۸ ٹن اور سرعت رفتار ۲۷ میل بحری ہے - چار اور جنگي کشتیاں جو ان چاروں سے بھی چھوٹي ہیں ' انکا وزن ۹۷ ٹن اور مقدار رفتار ۲٦ میل ہے - یہ کشتیاں سنہ ۱۹۰٦ میں دریا میں ڈالي گئیں -

(یـــونان)

حکومت یونان کی بحری طاقت فی الحقیقت ناقابل تذکرہ ہے اور ترکي سے بھي کئي گذري ہے - البتہ اب مندرجہ ذیل تین چھوٹے کروزروں کي جرمن کے کارخانے کو فرمائش دي ہے لیکن جنگ کي وجہ سے انکي تعمیل غیر ممکن ہوگئي ہے تین

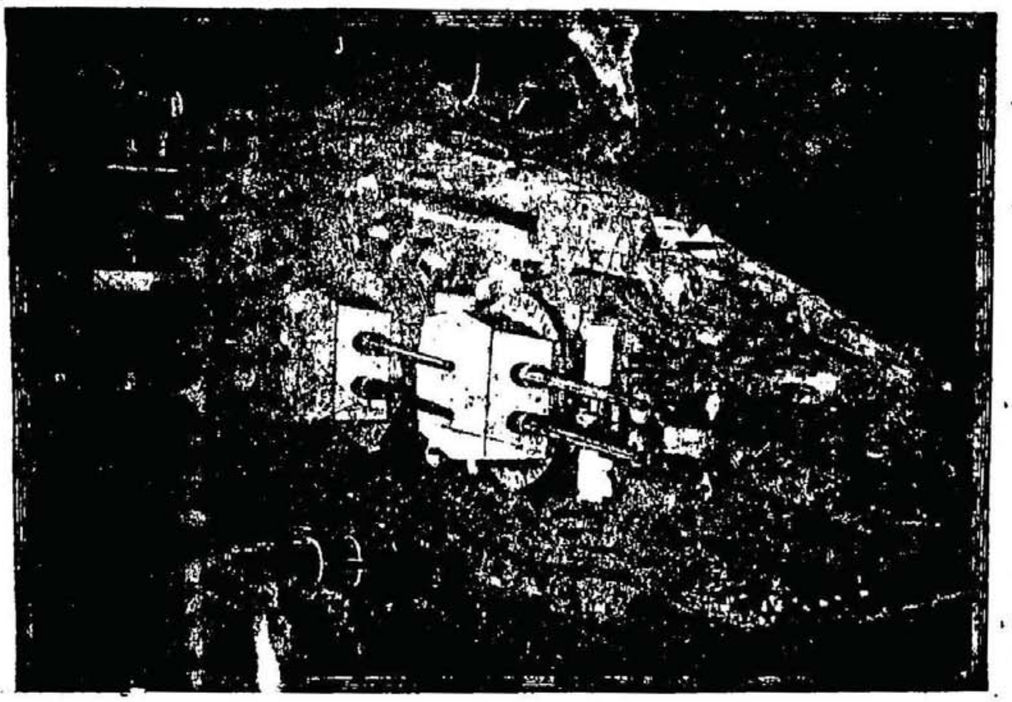

دولت عثمانیہ کے کروزر " باربروس " کي بالائي سطح اور ۲۷ سنٹي میٹر قطر کے توپوں کے دہانے ' جنھوں نے بزمانۂ جنگ بلقان شتلجہ کے خطوط کي حفاظت میں یادگار خدمات انجام دی تھیں - یہ جہاز پرانا اور جرمني کا مستعمل ہے -

کرنیل روف بے کمانڈر " حمیدیہ "

جہازوں یا تین لائٹ کروزروں میں منقسم ہے ' جو یورپ میں تیار ہو رہے ہیں -

سلامیس

ان میں پہلے جہاز کا نام سلامیس ہے ' جسکے بننے کا جرمنی کے کارخانہ فلکان بستٹن کو گذشتہ سال حکم دیا گیا ہے - اسکا وزن ۱۹۵۰۰ ٹن' اور مقدار رفتار ۲۳ میل بحری ہوگا - اس میں ۸ توپیں لگائی جائینگی جنکا قطر ۱۵ سنتی میٹر کا بیان کیا گیا ہے -

دوسرا جہاز فرانس کے ایک کارخانہ میں تیار ہو رہا ہے ' جو فرانسیسی جہاز لورین کی طرز پر بنایا جائیگا - اسکا وزن ۲۳۰۰۰ ٹن اور مقدار رفتار ۲۱ میل بحری ہوگی - اس میں دس توپیں بھی ہونگی جنکا قطر ۳۷ سینتی میٹر کا ہوگا -

یونان کو تیسرے جہاز کی تیاری میں غالباً انگلستان کے کارخانوں کا ممنون ہونا پڑتا ' لیکن جنگ نے یکایک حالت بدل دی -

ان کے علاوہ حکومت یونان نے ولایات متحدہ امریکہ سے دو جہاز اور خریدے ہیں ' جو سنہ ۱۹۰۴ میں ایک ساتھ تیار ہوے ہیں ' اور ہر حیثیت سے باہم ایک دوسرے کے مشابہ و مماثل ہیں - ان میں سے ہر ایک کا وزن ۱۳۰۰۰ ٹن اور مقدار رفتار فی گھنٹہ ۱۷ میل بحری ہے -

ان جہازوں کے علاوہ یونان کے محکمہ بحری نے پارلیمنٹ سے چار لائٹ کروزروں کے اضافہ کی اور منظوری بھی حاصل کی تھی ' پہلا لائٹ کروزر وہ ہوگا جو ولایات متحدہ کے کارخانے میں سلطنت چین کے لیے بن رہا تھا' لیکن یونان نے اوسکو خرید لیا اور اوسکا نام هلي رکھا - غالباً چند دن ہوے کہ حکومت یونان کی طرف سے انگلستان کو بھی ایک لائٹ کروزر کی فرمایش بھیجی گئی تھی ' لیکن ابھی تک کسی کارخانے کو بقیہ لائٹ کروزروں کے بننے کا حکم نہیں دیا گیا ہے -

یونان کے محکمہ بحری نے ۱۲ تباہ کن کشتیوں (ڈیسٹرویر) کے اضافہ کی بھی اجازت حاصل کرلی ہے ' جن میں سے چار کے بننے کا حکم بھی انگلینڈ کے کارخانوں کو دیدیا گیا ہے -

ان کے علاوہ ۲ ڈوب کر چلنے والی کشتیاں اور دس دریائی ہوائی جہاز بھی فرانس اور انگلستان میں تیار ہو رہے تھے جو یقیناً اب ضبط کرلیے گئے ہونگے -

یونان کا موجودہ بیڑا حسب ذیل جہازوں سے مرکب ہے :

افیررف

آہن پوش جہاز ہے جو سنہ ۱۹۱۰ ع میں دریا میں ڈالا گیا ' اوسکا وزن ۹۹۵۶ ٹن اور مقدار رفتار فی گھنٹہ ۲۷ میل بحری ہے - ذخیرہ آلات جنگ میں ۱۲ توپیں ہیں

(۱) هیدرا (۲) بسارا (۳) سیتاسے	یہ تین جہاز ہیں ' جو حسب ترتیب سنہ ۱۸۸۹ ع ' سنہ ۱۸۹۰ ' سنہ ۱۸۹۱ ع میں دریا میں ڈالے گئے ' اور فرانس کے کارخانہ لا سائن

میں سنہ ۱۸۹۷ اور سنہ ۱۹۰۰ کے درمیان اونکی مرمت ہوئی - ہر ایک کا وزن ۴۸۰۸ ٹن اور مقدار رفتار ۱۶ میل بحری ہے -

(۱) ایتوس (۲) لیون (۳) برزالوس (۴) پارس	چار تباہ کن کشتیاں (ڈیسٹرویر) ہیں جو سنہ ۱۹۱۱ ع میں دریا میں ڈالی گئیں ' ہر ایک کا وزن ۹۸۰ ٹن اور مقدار رفتار فی گھنٹہ ۳۳ میل بحری ہے ' اور چار تارپیڈو

کشتیوں اور چار توپوں سے مسلح ہیں -

(۱) ترا ترا تورا (۲) تیالا (۳) سندرنی (۴) لونکی (۵) نیکی (۶) اسپیسیا (۷) دوسا (۸) فالوس	یہ آٹھوں تباہ کن کشتیاں ہیں جو سنہ ۱۹۰۶ میں دریا میں ڈالی گئیں - ہر ایک کا وزن ۳۵۰ ٹن اور مقدار رفتار ۳۰ میل بحری ہے - اونکے آلات جنگ میں متعدد اور مختلف ضخامت کی تار پیڈو کشتیاں بھی ہیں -

(۱) دور فانوس (۲) نیا جنیا	یہ دونوں تباہ کن کشتیاں سنہ ۱۹۱۲ ع میں دریا میں ڈالی گئیں ہر ایک کا وزن

۷۵۰ ٹن ' اور مقدار رفتار ساڑھے ۳۲ میل بحری فی گھنٹہ ہے ' چار توپ اور دو تارپیڈو کشتیوں سے مسلح ہیں -

(۱) دلفن (۲) ریکیس	دونوں ڈوبکر چلنے والی کشتیاں ہیں جو سنہ ۱۹۱۱ سنہ ۱۹۱۲ ع میں دریا میں

ڈالی گئیں - ہر ایک کا وزن ۴۰ ٹن' اور ۱۳ میل بحری فی گھنٹہ مقدار رفتار ہے' اور پانچ تارپیڈو کشتیوں سے مسلح ہیں -

ان کے علاوہ چھہ کشتیاں اور بھی ہیں جنکا اب تک کوئی نام نہیں رکھا گیا - وہ گذشتہ سال دریا میں ڈالی گئیں ' ان میں ہر ایک کا وزن ۱۲۵ ٹن اور مسافت رفتار ۲۵ میل بحری فی گھنٹہ ہے - وہ متعدد تارپیڈو کشتیوں سے بھی مسلح ہیں -

اس تفصیل سے ظاہر ہوا ہوگا کہ موجودہ عثمانی بیڑا ۲۵ جہازوں سے مرکب ہے' جنکا مجموعی وزن ۴۹۵۷۵ ٹن ہے' اسکے مقابل میں یونان کا بیڑا ' (اون دو جہازوں کے علاوہ جو اوس نے امریکہ سے خریدے ہیں) ۲۶ جہازوں پر مشتمل نظر آتا ہے جنکا وزن ۳۴۱۵ ٹن ہے' لیکن فی الحقیقت یہ مقابلہ محض ظواہر اور تعداد کا مقابلہ ہے ورنہ یونان کی بحری معدومیت بالکل مسلم ہے کیونکہ ٹرکی کی طرح اسکے پاس بحری فوج نہیں ہے جو بہتر سے بہتر جہاز میں بھی کام کرسکے -

السبــق فــي الصحــافــة

مــوجــودہ فــن صحــافہ

نامۂ نگاران جنگ کی مسابقت

دنیا کے ایک بد قسمت حصے میں آتش جنگ بھڑکتي ھے ' خون کے چھینٹے اوڑتے ھیں' تلواریں بجلیوں کی طرح چمکتي ھیں' توپیں رعد آساگرجتي ھیں' لیکن تمام دنیا میں اس برق و باد کے طوفان کي لہریں نہیں پھیل سکتیں - اسلیے اگر نامہ نگاران جنگ کي سرخ پنسل دنیا کو یہ خونین منظر نہ دکھاتي ' تو مقتولین جنگ کے ساتھہ یہ واقعات بھي زمین کے نشیب و فراز میں دفن ھوجاتے -

مشرق میں فن صحافۃ ابھي ترقي کي ابتدائي منزل میں ھے' ھمارے جرائد و مجلات کو ابھي تک اون خبروں کے توزیع و تقسیم کا بھي سلیقہ نہیں آیا جو یورپ کے اخبارات ھمارے لیے فراھم کرتے ھیں' لیکن یورپ کي حالت مشرق سے بالکل مختلف ھے - یورپ نے دنیا کے سامنے جد و جہد کا جو وسیع میدان عمل کھولدیا ھے ' یورپ کے ھر کام میں جو حسن ترتیب اور سنجیدگي پائي جاتي ھے' فن صحافہ میں بھي اسکا اثر نمایاں طور پر نظر آتا ھے -

یورپ کے نامہ نگار اور ایڈیٹر خبروں کے حاصل کرنے ' اونکو پایۂ تحقیق تک پہونچانے ' اور اونکے شائع کرنے میں جو کدو و کاوش اور دوڑ دھوپ کرتے ھیں ' اوس نے اس فن کي تاریخ میں متعدد دلچسپ واقعات کا اضافہ کردیا ھے - آج کل جب کہ جنگ یورپ کي وجہ سے ھمارے کان ھمیشہ نامہ نگاروں اور ایڈیٹروں کي آواز کي طرف لگے رھتے ھیں' ان واقعات کا ذکر دلچسپي سے خالي نہ ھوگا -

(۱) ٹائمز کے ایڈیٹر جان والٹر اپنے دفتر میں بیٹھے تھے کہ فرانس کي ڈاک سے متعدد فرانسیسي اخبار آئے - ان تمام اخبارات میں وہ تقریر شائع ھوئي تھي جو شاہ لوئس فیلیپ نے افتتاح پارلیمنٹ کے وقت کي تھي - ٹائمز نکل چکا تھا اور اس تقریر کي اشاعت ضروري تھي - مسٹر جان والٹر نے دیکھا تو ایک ایڈیٹر اور ایک کمپوزیٹر بھي دفتر میں موجود نہیں ھے - وہ خود اوٹھے' خود ھي اوس تقریر کا انگریزي میں ترجمہ کیا ' اور خود ھي کمپوز کیا ' یہاں تک کہ دو پہر تک ٹائمز کا ایک نیا نمبر چھپکر بازار میں آگیا -

(۲) طرابلس شام میں جہاز وکٹوریا ایک دوسرے جہاز سے ٹکراکر ڈوب گیا - لندن اور نیو یارک کے تمام اخباروں نے اجمالاً اوسکے ڈوبنے کي خبر شایع کي اور قیاساً یہ نتیجہ نکالا کہ بہت سے لوگ ڈوب گئے' لیکن لندن میں ایک امریکن اخبار کا نامہ نگار موجود تھا ' اوسکے پاس مالک اخبار کا تار آیا کہ " فوراً واقعہ کي تفصیل بھیجو " نامہ نگار اور اوسکے اعوان و انصار واقعہ کي تفصیل کے لیے اوٹھے' اور لندن کي ایک ایک گلي چھان ڈالي لیکن کچھہ پتہ نہ چلا - بلکہ اور اخباروں کے ایڈیٹروں نے اونکي آوارہ گردي کي ھنسي اوڑائي ' تاھم نامہ نگار مایوس نہیں ھوا - اسنے راتوں ھي رات تلغراف بحري کے افسر کے پاس پہونچکر واقعہ کي تفصیل حاصل کرنے کي کوشش کي ' اور اوسکو بہت بڑے معاوضہ کي طمع دلائي - افسر مذکور نے اپني دشواریوں کا اظہار کیا ' لیکن نامہ نگار کا اصرار اور بھي بڑھتا گیا - بالاخر وہ راضي ھوا اور طرابلس کے محکمہ خبر رسانی کے نام اس مضمون کا ایک تار بھیجا کہ " جہاز وکٹوریا کے حادثہ کي تفصیل بھیجدیجیے - معاوضہ جو کچھہ ھوگا میں دینے کیلیے تیار ھوں " صبح کو اس کا جواب آیا : " ھمارے پاس تفصیل نہیں ھے " - اوس نے دوسرا تار دیا : " ایک کشتي کرایہ پر کرلیجیے اور اوسکے ذریعہ تفصیلي واقعہ بھیجدیجیے - میں سوگني معاوضہ دونگا " وھاں سے جواب آیا کہ " پہلے معاوضہ بھیجدو " اوس نے دو گھنٹے تک مختلف بنکوں کے مالکوں سے بذریعہ تار گفتگو کي' اور آخرکار ایک بنک کو اس رقم کے اداکرنے پر آمادہ کرلیا - غرض اس جد و جہد اور ان بے دریغ مصارف کے بعد چوتھے دن اوسکو واقعہ کي تفصیل معلوم ھوسکي ' اور اوس نے اپنے اخبار کو نہایت شرح و بسط سے روانہ کردي حالانکہ اب تک امریکہ اور یورپ کے کسي اخبار نے یہ تفصیل شائع نہیں کي تھي -

(۳) جنرل بوتھہ اور جنرل دے لاري جب لندن آے ' تو تمام اخباروں کے قائم مقاموں نے اون سے ملنا چاھا لیکن کسیکو ملاقات کا موقعہ نہیں ملا - ایک اخبار کے ایڈیٹر نے نہایت غور و فکر اور جد و جہد کے ساتھہ اونکي ھر نقل و حرکت کا مطالعہ کرکے یہ پتہ لگایا کہ ان میں ایک شخص سوٹ سلانے کیلیے کسي خاص دن ایک درزي کي دکان پر آئیگا - چنانچہ اوس نے اپنے نامہ نگار کو درزي کے پاس بھیجا کہ وہ درزی کي وساطت سے جنرل موصوف کے خیالات دریافت کرکے لاے -

نامہ نگار ٹھیک وقت پر درزي کے پاس پہونچ گیا ' اور اوسکو اپنے مقصد سے اطلاع دي ' درزي نے کہا کہ تم قلم اور کاغذ لیکر دکان کے ایک ملازم کي طرح بیٹھہ جاؤ جب جنرل مذکور آئیگا تو میں اوسکا کپڑا ناپوں گا ' اور اسي حالت میں اون مسائل کے متعلق بھي سوال کرتا جاونگا جنکے متعلق تمکو جنرل موصوف کي راے معلوم کرني ھے - چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد وہ آیا ' اور درزی سے ایک سوٹ کے سلنے کی فرمایش کي - درزي نے کپڑا ناپنا شروع کیا ' اور نامہ نگار قلم کاغذ لیکر پہلو میں کھڑا ھوگیا - درزي نے پہلے اوسکا ھاتھہ ناپ کر کہا " ۲۵ " نامہ نگار نے بھي اس عدد کا دوبارہ اعادہ کیا - درزي نے اوسکے ھاتھہ سے کاغذ لے لیا اور جنرل مذکور سے کہا : " دوبارہ ان کاغذات کو اسلیے دیکھہ لیتا ھوں کہ غلطي نہ ھونے پاے " یہ کہہ کر کاغذ کو دیکھا تو اوسمیں لکھا ھوا تھا " مسٹر چمبرلین کے متعلق جنرل موصوف کی راے دریافت فرمائیے ؟ " یہ پڑھکر اوس نے کاغذ نامہ نگار کو دیدیا اور پھر ناپنے میں مصروف ھوگیا ' اسی حالت میں اوس نے جنرل موصوف کي راے دریافت کرلي جسکو نامہ نگار نے لکھہ لیا - پھر درزي نے " ۴۰ " کہا ' نامہ نگار نے بھي حسب دستور اسکا اعادہ کرکے کاغذ کو درزي کے حوالے کیا - ابکے اسمیں لکھا ھوا تھا کہ " لندن کے متعلق جنرل موصوف کا کیا خیال ھے ؟ " درزي نے کاغذ واپس کردیا ' اور اسی طرح بلطائف الحیل ھر مسئلہ کے متعلق جنرل موصوف کا خیال دریافت کرتارھا - نامہ نگار نے دوسرے دن کے اخبار میں جنرل موصوف کي یہ گفتگو شائع کردي ' جسکو پڑھکر تمام دنیا متحیر ھوگئي -

(۴) عربي پاشا کے زمانۂ شورش میں جب انگریزي فوج نے مصری لشکر پر فتح پائي' تو اوسوقت مسٹر برل نے ڈیلی ٹیلیگراف کے نامہ نگار ھونے کی حیثیت سے اخبار مذکور کے دفتر میں ایک تار بھیجا - اِس میں اجمالاً اس فتح کي خبر دی تھي - اس مضمون کا یہ پہلا تار تھا جو لندن میں پہونچا - اسکے بعد نامہ نگار موصوف نے واقعہ کي تفصیل لکھنی شروع کي کہ اجمالي خبر کي طرح تفصیل کے بھیجنے کا فخر بھی سب سے پہلے اسي کو حاصل ھو - اس خیال سے وہ میدان جنگ میں آیا ' وھاں آکر معلوم ھوا کہ انگریزي فوج نہایت تیزي کے ساتھہ قاھرہ کي طرف روانہ ھوگئي - وہ فوراً گھوڑے پر سوار ھوکر قاھرہ پہونچا - وھاں لڑائي کا خاتمہ ھو چکا تھا ' اسلیے فوراً تار کے دفتر میں پہونچا

تار روانه کرنا چاها ' لیکن بدقسمتی سے ملازمین دفتر انگریزی زبان سے نا واقف تهے اور اسلیے تار بهیجنے سے معذور تهے - مجبوراً نامه نگار نے اوسیوقت ایک گهوڑا مستعار لیا اور اندهیری راتوں میں باغیوں کے درمیان سے گذرتا هوا مقام قصامیین کی طرف روانه هوگیا - جب منزل مقصود تک پهونچنے میں صرف دس میل کا فاصله رہ گیا تو گهوڑے نے زمین پر گر کر جان دیدی - اب وہ پیدل چلا اور متصل دو دن کی سواری اور ۱۴۰ میل کی قطع مسافت کے بعد اوسکو واقعه کی تفصیل کے روانه کرنے کا موقع ملا !

(۵) لندن میں ایک اخبار نویس اور ایک ڈاکٹر کو ایک هی میز پر کهانا کهانے کا اتفاق هوا - ڈاکٹر نے مختلف ملکوں کی آب و هوا کے طبی اثرات پر گفتگو کرنا شروع کی - اثناء کلام میں کہا :

" اکثر لوگ هندوستان کی آب و هوا سے ڈرتے هیں' چنانچه آج میرے پاس ایک لارڈ آے اور هندوستان کی آب و هوا کے متعلق مجهه سے طبی مشوره لیتے رهے - "

اخبار نویس نے نهایت بے پروائی کے ساتهه پوچها :

" تو پهر آپ نے کیا جواب دیا ؟ "

ڈاکٹر نے کہا :

" مینے انکو هندوستان جانے کا مشوره دیا "

اخبار نویس نے اب اس سے زیاده پوچهه گچهه نهیں کی - اپنے دفتر میں آیا اور فوراً یه خبر شایع کردی : " هندوستان کی وایسرائلٹی کا عهده فلاں لارڈ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور اونهوں نے اوسے قبول کرلیا -

یه اس ذهین نامه نگار کا محض قیاس تها مگر اس نے جرأت سے کام لیکر اعلان کردیا اور بالکل صحیح نکلا - وہ اس زمانے میں سن چکا تها که هندوستان کی گورنر جنرلی کے لیے کسی نئے شخص کا تقرر درپیش هے - جب ڈاکٹر نے کہا که ایک لارڈ نے هندوستان جانے کی نسبت مشوره کیا هے تو اس نے قیاس کیا که وہ هندوستان گورنر جنرل هوکر جانے والا هوگا - پهر جب ڈاکٹر نے کہا که میں نے اسے جانے کا مشوره دیا تو اسے یقین هوگیا که وہ اب ضرور جائیگا - ان تمام حالات سے وہ اس نتیجه پر پہنچا که " هندوستان کی گورنر جنرلی کا عهده اسی لارڈ کو ملا هے اور اس نے منظور کرلیا هے !

(۶) جنوبی افریقه میں جب انگریزوں نے بوئروں سے صلح کی تو اوسوقت مسٹر اڈ کرورس ڈیلی میل کے نامه نگار هوکر وهاں گئے تهے - اسی زمانے میں مقام جوهنس برگ سے ۵۰ میل کے فاصلے پر وکلاے فریقین کا ایک جلسه هوا ' لیکن کسی اخبار کے نامه نگار کو شرکت کا موقع نهیں دیا گیا تها -

خبروں کے احتساب کا طریقه بهی وهاں نهایت سخت تها ' اور صیغه احتساب کو مراسلات میں هر قسم کے تصرف کرنے کا پورا اختیار حاصل تها - اس لیے کوئی واقعه اپنی اصلی صورت میں لندن تک نهیں پهونچ سکتا تها - مسٹر رواس کا بیان هے :

" هم نے باهم چند اصطلاحی الفاظ وضع کرلیے تهے جنکا حقیقی مفهوم اونکے ظاهری مفهوم سے بالکل مختلف تها - حسن اتفاق سے صیغه احتساب نے لعل اور سونے کی کانوں کے متعلق هر قسم کے تجارتی مراسلات بهیجنے کی اجازت دے رکهی تهی' اسلیے تجارتی اصطلاح کے پردے میں پولیٹیکل خبروں کے بهیجنے کا پورا موقع مل سکتا تها - چنانچه هم نے تجارتی اصطلاح هی میں سلسلهٔ مراسلات شروع کیا ' اور ۱۲ اپریل سنه ۱۹۰۲ ع کو ذیل کے الفاظ میں ایک مراسله ڈیلی میل لندن کو بهیج دیا :

" اوس زمین کے خریداروں کی جانب سے جس میں سونے کی کان هے' میں تمکو اطلاع دیتا هوں که دونوں فریق پریٹوریا کی طرف روانه هوگئے ' جہاں الف بهی بهاؤ چکانے کے لیے پهنچ گئے هیں - مجهکو پورا یقین هے که بیچنے والے بیچنے پر آماده هیں " -

لندن میں یه مصطلحه تار پهونچا تو اسکا اصلی مطلب سمجهه لیا گیا اور ڈیلی میل نے اسکو ذیل کے الفاظ میں شائع کیا :

" گفتگوے صلح کی بنا پر میں آپ لوگوں کو اطـــلاع دیتا هوں که ڈیلیگیٹ پریٹوریا کی طرف روانه هوگئے هیں - لارڈ الفرڈ ملنر بهی اس غرض سے گئے هیں که بهترین شرائط پر انعقاد صلح کرائیں - مجهکو کامل اعتماد هے که بوئر مائل به صلح هیں "

ٹرانسوال کی زمین سونے کی کانوں کی زمین هے - پس نامه نگار نے انگلستان کی فوج کو " سونے کی زمین کے خریداروں " سے تعبیر کیا - لارڈ الفرڈ کیلیے " الف " لکهدیا جو صلح کیلیے گئے تهے اور گویا اپنے مقاصد کا بهاؤ چکا رهے تهے - بوئر صلح پر آماده تهے اسلیے انهیں اپنی زمین فروخت کر دینے کیلیے آماده ظاهر کرنا نهایت صحیح استعاره تها - خبروں کے محتسبوں نے اس تار کو محض ایک تجارتی تار سمجهکر نهیں روکا ' اور اس طرح رقیب سے پہلے ڈیلی میل کو صلح کی خبر شائع کرنے کا فخر ملگیا !

نامه نگار مذکور اسکے بعد کہتا هے :

" اسی طرح میں برابر مراسلات بهیجتا رہا - لیکن صرف لندن تک خبروں کے پهونچانے کیلیے یه طریقه مفید هوسکتا تها - اصلی اور صحیح ماخذوں سے خبروں کے حاصل کرنے میں اس سے کچهه مدد نهیں ملسکتی تهی ' حالانکه یه کام خبروں کے بهیجنے سے بهی زیاده اهم تها - اسی غرض سے بعض نامه نگاروں نے فوجی لباس پهنکر کانفرنس میں گهسنا چاها ' لیکن اونکو ذلت کے ساتهه نکال دیا گیا -

بالاخر میں نے ایک سپاهی سے جو میرا دوست تها مدد لینا چاهی ' اور وہ مجهه تک وکلاے صلح کے نتائج گفتگو پهونچانے کیلیے آماده هوگیا - رائے یه قرار پائی که میں روزانه جوهانس برگ سے ٹرین پر سوار هوکر اوس مقام سے گذرا کرونگا جهاں وکلاء اجلاس کر رهے هیں' لیکن چونکه شبهه کے خوف سے وهاں اوتر نه سکونگا - اسلیے صرف اشارات کے ذریعه مجهے نتائج بحث کی اطلاع دی جاے گی -

چنانچه انهی اشاروں میں سلسلهٔ کلام شروع هوا - هم نے باهم علامات مقرر کرلی تهیں - جب وہ نیلے رنگ کے رومال کو هلاتا تها تو میں سمجهتا تها که گفتگوے صلح موقوف هوگئی - سرخ رومال کی حرکت سے معلوم هوتا تها که صلح قریب هے - سفید رومال کی جنبش انعقاد صلح کی خبر دیتی تهی - چنانچه اسی غرض کیلیے هزاروں بار جوهانسبرگ سے اس مقام تک کا سفر کرنا پڑا - بالاخر ایک دن میں نے ریل کی کهڑکی سے جهانکا تو اپنے دوست کے هاتهه میں سفید رومال هلتے هوے دیکها - اوسیوقت میں نے ڈیلی میل کو تار دیدیا :

" میں نے ٹرانسوال کی کانوں کے حصوں میں سے تمهارے لیے هزار حصے خریدے" یعنی ٹرانسوال کی سرزمین هاتهه آگئی اور صلح کا انعقاد هوگیا !

لیکن یورپ کے نامه نگار اور ایڈیٹر جس طرح نهایت تحقیق و جانفروشی کے ساتهه واقعات کا مواد فراهم کرسکتے هیں' اوسی طرح اونکو واقعات کے مسخ کرنے کی بهی قدرت حاصل هے - چنانچه ٹرکی اور چین کی لڑائیوں میں اسکا بارها تجربه هوچکا هے' اور ایک عظیم الشان نیا تجربه همارے سامنے هے - اس مرتبه جنگ یورپ میں خبروں کی بندش کا ایسا شدید انتظام کیا گیا هے که آجتک کسی لڑائی میں ایسا نهیں کیا گیا - نامه‌نگاروں کا وجود بالکل بیکار هوگیا هے - اور خبروں کے معلوم کرنے کا صرف ایک هی ذریعه سرکاری محکمهٔ احتساب اخبار هے' جو اگر خبر دینے کی جگه نه دے تو یه دنیا کی حقیقت سبهی دیکهنے زنده بهر هوگا !

مذاکرۂ علمیہ

شــراب کا اثــر حیــوانات پر

(اختبارات حدیثه و تجارب جدیده کے عملی نتائج)

(اثمهما اکبر من نفعهما !)

شراب کی مذمت مختلف طریقوں سے کی گئی ہے - لیکن اوسکی مذمت میں سب سے زیادہ عام اور متداول فقرہ یہ ہے کہ " انسان شراب کے نشے میں انسان نہیں رہتا بلکہ جانور بنجاتا ہے "

لیکن سوال یہ ہے کہ خود جانور بھی شراب کی بد مستی میں جانور باقی رہتا ہے یا نہیں ؟

جدید طبی اختبارات سے ثابت ہوگیا ہے کہ شراب حیوانات کی قوت شعور اور حس و ادراک میں بہت بڑا انحطاط پیدا کردیتی ہے - اسلیے وہ باغیان احکام شریعت ' جو شراب کے نشے میں چور رہتے ہیں ' فی الحقیقت اوسی درجہ کے جانور ہیں ' جن کے پست درجہ کو شراب اور بھی پست تر کردیتی ہے : " ان هم " الا کالانعام بل هم اضل سبیلا - وہ لوگ بالکل جانور ہیں بلکہ اون سے بھی گمراہ تر !

(بلیوں پر تجربہ)

حال میں جدید طبی طریق سے ڈاکٹر ہلیڈنی ہوتج نے (جو کلارک کی یونیورسیٹی میں علم الحیات کے پروفیسر ہیں) چند بلیوں پر اسکا تجربہ کیا ہے - یہ بلیاں شراب کی عادت ڈالنے سے پہلے نہایت چست و چالاک اور تنومند تھیں - پہلی بار کے تجربہ سے ثابت ہوا کہ بلیاں فطرتاً شراب کی طرف مائل نہیں ہوتیں - اس لیے پروفیسر موصوف نے شراب میں دودھ ملایا جو بلیوں کی مخصوص غذا ہے' لیکن بلیوں نے اس مخلوط دودھ کی طرف بھی رغبت ظاہر نہ کی - ڈاکٹر موصوف نے جبراً اونکو نلکی کے ذریعہ پلایا ' لیکن دس ہی روز شراب کے نشے میں گذرے تھے کہ بلیوں کی حالت اوس آدمی سے بھی بدتر ہوگئی جو شراب کے اخری نتائج کا عبرت ناک منظر دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے - پہلے وہ مطرنا رقیق القلب و نرم خو تھیں - اب اون میں وحشت و شرارت آگئی - پہلے وہ ذکی الحس تھیں ' اب بالکل بلید الطبع ہوگئیں - اگر اونکے سامنے ایک گیند پھینک دیا جاتا تو حسب دستور قدیم اوسکی طرف جھپٹنے کیلیے اون میں کسی قسم کی حرکت پیدا نہیں ہوتی تھی - چوہے اونکے سامنے سے گذر جاتے تھے' مگر انہیں خبر تک نہیں ہوتی تھیں - کبھی اپنا منہ اونکے منہ میں ڈالدیتے تھے ' مگر اونکو اتنا بھی محسوس نہیں ہوتا تھا کہ یہ اونکا قدیم دشمن ہے - نہ تو اچھی طرح بولتی تھیں' نہ دوسری بلیوں سے چہل کرتی تھیں - اونکی عقل ' اونکا شعور ' اونکا نشاط اس طرح مفقود ہوگیا تھا گویا اونکے سر میں دماغ ہی نہیں تھا - دس دن کے بعد پروفیسر موصوف نے اعادۂ صحت کیلیے اونکی شراب چھڑوادی' لیکن اونکی برباد شدہ صحت پھر عود نہ کرسکی ! !

(دوسرا تجربہ)

ڈاکٹر موصوف نے کتوں پر بھی شراب کا تجربہ کیا ' اور نتائج اس سے بھی زیادہ افسوس ناک صورت میں ظاہر ہوے - چنانچہ اونہوں نے چار اسپینی کتوں کو (جن میں دو نر اور دو مادہ تھیں) اسکے لیے انتخاب کیا جو ایک ہی دن پیدا ہوے تھے - اونہوں نے دو کتوں کو جو نسبتاً زیادہ قوی اور چاق و چست تھے' اپنا تختہ مشق بنایا ' اور دو کو اونکی اصلی حالت پر چھوڑ دیا تاکہ نتائج کے مقابلہ کا موقعہ مل سکے - تجربہ سے معلوم ہوا کہ کتے کی فطرت بھی شراب نوشی سے انکار کرتی ہے - آخر کار اونکو بھی جبراً شراب پلائی گئی ' تاہم اسکی مقدار اوس سے کم تھی جو عموماً شراب نوشوں کا روزانہ معمول ہے - چند ہی دنوں میں وہ نتائج ظاہر ہونے لگے ' جنکو قرآن حکیم نے آج سے تیرہ سو برس پہلے ظاہر کردیا تھا :

انما یرید الشیطان ان	شیطان چاهتا ہے کہ تملوگوں کے
یوقع بینکم العداوة و البغضاء	درمیان شراب نوشی اور قمار بازی
فی الخمر و المیسر -	کے ذریعہ باہم عداوت قائم کرادے -

چنانچہ ان کتوں کے پنجرے میدان کارزار بن گئے ' جن میں شب و روز معرکۂ جدال و قتال گرم رہتا تھا - ابتداء برهمی و تند خوئی کا اظہار دونوں شراب نوش کتوں ہی کی طرف سے ہوتا تھا ' لیکن مقابلہ میں اون کتوں سے شکست کھا جاتے تھے جنکو اس مرض میں مبتلا نہیں کیا گیا تھا - ڈاکٹر موصوف نے جسمانی ورزشوں کے ذریعے سے بھی ان کی قوتوں کا موازنہ کیا - سو قدم کے فاصلے پر گیند پھینک دیے جاتے تھے ' اور یہ کتے جھپٹ کے اونکو اوٹھا لاتے تھے ' لیکن متوالے کتے ایک بار بھی گوے سبقت نہ لیجا سکے ' اور انکے پانوں شل سے ہوگئے !

کتے عموماً دلیر ہوتے ہیں ' لیکن شراب نے ان دونوں کو اس قدر بز دل بنا دیاتھا کہ ہوا کی کھڑکھڑاهٹ اور گھنٹی کی اواز سے بھی گھبرا کر بھونکنے لگتے تھے !

شراب کے اثر سے اون میں روز بروز وهم و خوف کا مادہ پیدا ہوتا جاتاتھا ' یہاں تک کہ اکثر اوقات بغیر کسی سبب کے بھی بھونکا کرتے تھے -

(شراب کا اثر توالد و تناسل پر)

ڈاکٹر موصوف نے توالد و تناسل کے لحاظ سے بھی اونکا مقابلہ کیا ' چنانچہ اونہوں نے شراب نوش جوڑے کو ایک پنجرے میں علحدہ رکھا ' اور غیر شراب نوش جوڑے کو ان سے الگ دوسرے پنجرے میں بند کردیا - شراب نوش مادہ نے پہلی بار سات بچے جنے ' جن میں دو مردہ تھے - دوسری مرتبہ صرف تین بچے پیدا ہوے ' جن میں دو اپنی روح کو ماں ہی کے پیٹ میں دفن کر آے تھے - تیسری بار گیارہ بچے ہوے جن میں دو مردہ تھے ' اور چھہ جننے کے ساتھہ ہی مرگئے - تین زندہ رہے ' مگر وہ بھی نہایت کریہ المنظر تھے - چوتھی دفعہ تین مردہ بچے پیدا ہوے' مگر اس مرتبہ ماں کی زندگی کا بھی خاتمہ ہوگیا - غرض اس مادہ کے کل ۲۶ بچوں میں صرف چار صحیح و توانا تھے - باقی یا تو ماں کے پیٹ ہی سے مردہ پیدا ہوے ' یا پیدا ہونے کے ساتھہ ہی مرگئے - جو زندہ رہے ' اون میں بھی کوئی نہ کوئی جسمانی عیب ضرور تھا -

لیکن غیر شراب نوش مادہ کے بچوں کی مجموعی تعداد ۴۵ تھی جن میں ۴۱ بالکل صحیح و سالم تھے !

(نتائج تجارب)

ڈاکٹر موصوف نے ان کتوں کے تجارب سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ جو شخص جسقدر قوي اور چست و چالاک ہوگا ' اوسي قدر شراب کي مضرت کا اثر اوس پر زیادہ پڑے گا - اس بنا پر اونلوگوں کو شراب سے قطعاً احتراز کرنا چاهیے جو لوگ اس قسم کے مشاغل میں مصروف رهتے هیں جن میں قوت و نشاط کي زیادہ ضرورت هوتي ہے - حالانکہ اکثر لوگ قوت و نشاط کے بڑهانے هي کے حیلے سے شراب نوشي کي ابتداء کیا کرتے هیں !

اسلام ایک دین الهي و فطري ہے - فطرت کے قوانین کے انکشاف کے ساتهہ اوسکے اسرار و مصالح بهي روز بروز نمایاں هوتے جاتے هیں -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچها کہ هملوگ سرد ملک کے رهنے والے هیں اور اعمال شاقہ میں مصروف رهتے هیں ' همکو حرارت اور قوت و نشاط کي زیادہ ضرورت ہے ' اسلیے هملوگ گیہوں کي شراب پیتے هیں - آپنے فرمایا کیا وہ نشہ آور ہے ؟ اونهوں نے کہا " هاں " آپنے سختي کے ساتهہ اونکو ممانعت کردي -

جدید طبي تحقیقات آج حرف بحرف اسکي تائید کرتي ہے انسان کے نظام عصبي پر شراب کا جو اثر پڑتا ہے ' اوسکا بهي مختلف طریقوں اور مختلف آلات سے تجربہ کیا گیا ہے -

(جهاز عصبی اور الکحل)

انسان اپنے اعضاء میں سب سے زیادہ دهنے هاتهہ کي انگشت شهادت سے کام لیتا ہے - ایک اطالي عالم نے ایک عجیب و غریب آلہ ایجاد کیا ہے - جب وہ هاتهہ میں لگادیا جاتا ہے تو هاتهہ کي حرکت کو بالکل روک دیتا ہے - صرف انگشت شهادت کهلي رهتي ہے ' اور آلہ کي قوت مانعہ کا اوسپر کوئي اثر نهیں پڑتا - اسلیے اوسکي حرکت سے بآساني اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ شراب کا اثر اس انگلي کے عضلات پر کسقدر پڑتا ہے ؟

چنانچہ مختلف تحقیقات نے ثابت کردیا ہے کہ شراب اسکي قوت میں نمایاں کمي پیدا کر دیتا ہے - ایک شخص کو پہلے ٹوردین کهلا کر (۱) ایک کیلو گرام (۲) کا بوجهہ اوٹهوایا گیا - اسکے بعد اوسي شخص کو شراب پلا کر یهي تجربہ کیا گیا - نتیجہ میں سخت اختلاف نظر آیا - ٹوردین کهانے کے بعد وہ متعدد بار اس بوجهہ کو اوٹها سکتا تها ' لیکن شراب پینے کے بعد اس میں دفعتاً کمي آگئي - اس سے صاف ثابت هوتا ہے کہ اگر شراب میں ٹوردین جتني بهي قوت هوتي تو نتائج میں اس قدر اختلاف نہ هوتا -

(قوی عقلیہ پر اُسکا اثر)

عام اعصاب دماغي پر شراب کا جو اثر پڑتا ہے ' اوسکے شواهد بهي بکثرت هیں - عام خیال یہ ہے کہ شراب قواے دماغي میں اشتعال ' رواني اور تیزي پیدا کردیتي ہے - لیکن علمي تجارب اسکي تائید نهیں کرتے - ایک شخص کو ایک سادہ حساب دیکر (مثلاً جمع کرنا) وہ ان اعداد کو جتني دیر میں جمع کرے ' اوسکو محفوظ رکهو - پهر اوسي شخص سے شراب پلا کر انهي اعداد کو جمع کراؤ - تم کو اوقات کي نسبت میں نمایاں اختلاف نظر آئیگا - یعني دوسري صورت میں بہ نسبت پہلي صورت کے زیادہ دیر لگیگي اور یہہ انحطاط قواے عقلیہ کي کهلي دلیل ہے -

اس سے بهي واضح تر مثال یہہ ہے کہ حالت صحت عقل میں ایک شخص سے اوسکے گهر کا تصور کراؤ (مثلاً) - اوسکا گهر مختلف چیزوں کا مجموعہ هوگا : خاندان ' بي بي ' بچے ' گهوڑے ' میز ' کرسي ' وغیرہ ' اسلیے اوسکو گهر کے ساتهہ ان تمام چیزوں کا تصور بهي لازمي طور پر کرنا پڑیگا ' کیونکہ گهر انهي اجزاء کے مجموعہ سے عبارت ہے - اب ان تمام خانگي اسباب کي (جو گهر کے تصور کے ساتهہ اوسکے ذهن میں آئے هیں) ایک فهرست مرتب کرلو ' پهر اوسي شخص کو شراب پلا کر ۱۲ گهنٹے کے بعد اسي قسم کا تجربہ کرو - تمکو متواتر تجربوں کے بعد دونوں حالتوں میں محسوس فرق نظر آئیگا - پہلي حالت میں گهر کي تمام چیزیں نهایت تیزي اور خاص ترتیب و نظام کے ساتهہ اوسکے ذهن میں آئینگي ' لیکن دوسري صورت میں نہ تو یہہ حسن نظام قائم رهیگا ' نہ اس دفعي انتقال ذهني کي شان نظر آئیگي !

(شراب اور علم الجراثیم)

انسان مختلف خطرات میں گهرا هوا ہے ' لیکن قدرت نے اوسکے اندر مختلف قواے دافعہ پیدا کردیے هیں جو ان خطروں مقابلہ کرتے رهتے هیں - انساني زندگي اسي کشمکش کا نتیجہ ہے ' لیکن انسان میں امراض متعدیہ (ایک سے دوسرے کو لگنے والے امراض) کے مقابلہ کرنے کي جو قوت ہے - شراب اوسکو بالکل فنا کردیتي ہے ' پروفیسر منٹي گوف نے اپنے تجربہ سے ثابت کیا ہے کہ انسان کے خون میں بہت سے سفید رنگ کے جراثیم هوتے هیں - وہ امراض متعدیہ کي مدافعت کرتے هیں ' اور شراب دفعتاً ان جراثیم کو هلاک کردیتي ہے - اسلیے امراض ساریہ و معتدیہ کي مقاومت کے لیے اور مهلک کیڑوں کے دفع کرنے کے لیے فطرت نے جو فوج همارے جسم کے اندر مرتب کردي ہے ' شراب کا پہلا تباہ کن حملہ اوسي پر هوتا ہے اور اسے برباد کر دیتا ہے -

(شراب اور قواء جسماني)

لیکن یہ تمام نتائج ایک دوسرے اصول کے هیں - اصل سوال یہ ہے کہ شراب میں اجزاے غذائیہ هیں یا نهیں ؟ اگر وہ اجزاء غذائیہ کي کافي مقدار رکهتي ہے ' تو یقیناً وہ تمام غذاوں کي طرح جسم کي قوت کے بڑهانے کا سبب هو سکتي ہے - لیکن یقیني اختبارات نے اسکا نهي مایوسانہ جواب دیا ہے - پروفیسر ولیم اٹاوٹر نے (جو موجودہ زمانے کا بہت بڑا کیمیادان ہے) ایک صندوق تیار کیا ہے جس سے غذا کے افعال طبیعہ کا تجربہ کیا جا سکتا ہے - چنانچہ آدمي کو اگر اس صندوق میں بند کردیا جاے ' تو یہ معلوم هوجاتا ہے کہ غذا کا کسقدر حصہ جزو بدن هوا ' اور کس قدر فضلہ بنکر نکل گیا ؟ شراب کي غذائیت کا اس آلہ کے ذریعہ سے تجربہ کیا گیا تو معلوم هوا کہ وہ اپنے اندر غذائیت کي کافي مقدار رکهتي ہے ' اور اوسکے سو حصوں میں سے ۹۸ حصہ جزو بدن هوتا ہے -

جو لوگ استعداد شراب نوشي کے حامي تهے ' وہ اس تجربہ سے سخت گهبرا گئے ' لیکن بعد کو خود پروفیسر مذکور کي تشریح سے معلوم هوا کہ وہ روٹی ' گوشت ' اور عام غلوں کي سي غذائیت نهیں رکهتي یعنے وہ تحلیل کیمیاوي کي رو سے مختلف اجزاء نباتیہ و معدنیہ پر مشتمل نهیں ہے جو جسم کو لگتے هیں اور اُسکي قوت کو بڑهاتے هیں جیسا کہ تمام غذاؤں میں ان اجزاء کا کافي ذخیرہ هوا کرتا ہے - بلکہ وہ ایک غذاے ناقص یا صرف ایک هي قسم کي غذا ہے - بالخصوص اوس سے اعصاب کے ریشوں کي تولید تو بالکل هي نا ممکن ہے ' کیونکہ یہ ریشے نیٹروجن اور دوسرے معدني اجزاء سے بنتے هیں ' مگر شراب میں ان اجزاء کا وجود نهیں پایا جاتا -

(۱) ایک غذا ہے جو عموماً مریضوں اور ضعیفوں کو دیجاتي ہے -

(۲) کیلو گرام فرانس کا سیر ہے جو ۸۵ تولے سے کچهہ زیادہ کا هوتا ہے - هندوستان میں پکا سیر ۸۰ تولے کا سمجها جاتا ہے

لیکن شراب کی مضرت صرف یہی نہیں ہے کہ وہ خود جزو بدن ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی - اسکا اصلی نقصان یہ ہے کہ دوسری غذاؤں کو بھی جزو بدن نہیں ہونے دیتی - چنانچہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ اگر کھانا کھانے کے بعد ایک شخص سے کوئی بوجھہ اٹھوایا جاے تو وہ اوسکو متعدد بار اوٹھا سکیگا ' لیکن اگر کھانے کے ساتھہ اوسکو شراب بھی پلا دی جاے تو اوسکے جسم کی قوت کم ہوجائیگی ' اور وہ اوس بوجھہ کو متصل کئی بار نہ اوٹھا سکیگا -

اسکا اصلی سبب یہ ہے کہ طبیعت ہمیشہ مرغوب چیزوں کی طرف توجہ کرتی ہے ' اسلیے جب غذا کے ساتھہ شراب پی لی جاتی ہے تو تمام قواے طبیعیہ شراب ہی کے کیف و سرور میں رقص مستانہ کرنے لگتے ہیں ' اور اپنے وظائف ضروریہ کی طرف ملتفت نہیں ہوتے - نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غذا غیر منہضم رہ جاتی ہے اور جزو بدن نہیں ہونے پاتی - شراب میں بجاے خود ایسے اجزاء غذائیہ موجود نہیں ہیں جو اس کمی کا بدل ما یتحلل ہوسکیں ' اسلیے تمام نظام جسمانی دفعتاً کھوکھلے درخت کی طرح گر پڑتا ہے اور اعصاب کے ریشے بیخ و بن سے اکھڑ جاتے ہیں !

احادیث کے اشارات و کنایات سے بھی شراب کی عدم غذائیت پر استدلال کیا جاسکتا ہے - یہ مسلم ہے کہ انسان کی فطری غذا دودھہ ہے جو نہایت مفید اجزاے غذائیہ سے مرکب ہے - شب معراج میں حضرت جبریل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت سلیمہ کو ممتحن کرنے کیلیے دو پیالے پیش کیے تھے : ایک شراب کا ' دوسرا دودھہ کا - آپنے دودھہ کا پیالہ لے لیا ' اسپر حضرت جبریل نے فرمایا کہ آپ دین فطرت پر ہیں - یعنی اوسی چیز کو آپنے انتخاب کیا ہے جو فطرتاً اجزاے غذائیہ کا بہترین مجموعہ ہے

جب بلی اور کتے کی فطرت شراب سے اباء کرتی ہے ' تو اوسکے غذاے غیر فطری ہونے میں کسکو کلام ہوسکتا ہے ؟ فطرت صرف اصلح کا انتخاب کرتی ہے ' اسلیے یہ فطری انکار اس بات کی دلیل ہے کہ شراب نوع انسان کیلیے غذاے صالح نہیں ہے !

حادثۂ ادبیہ عربیہ

جارج زیدان

[سابق] ایڈیٹر الهلال - مصر

مصر کی پچھلی ڈاک کی ایک اطلاع محزن ' جارج زیدان ایڈیٹر الهلال مصر کا انتقال ہے -

جارج زیدان کا اصلی وطن شام ہے - سنہ ۱۸۶۱ع میں پیدا ہوا اور ابتدائی تعلیم کی تکمیل کے بعد کلیۂ سوریہ (سوریا کالج) میں داخل ہوگیا یہ موجودہ عہد کی ایک بہت بڑی مشرقی درسگاہ ہے ' اور تمام ممالک اسلامیہ میں حتی کہ خود دار الخلافۂ قسطنطنیہ میں اس سے بہتر تعلیم جدید کا انتظام نہیں - اسی درسگاہ میں اوس نے عربی اور ترکی کے علاوہ انگریزی اور فرنچ زبان کے علوم و ادبیات کو بھی حاصل کیا -

وہ غالباً سنہ ۱۸۷۹ع میں پہلی بار مصر آیا اور عربی زبان میں ایک دو ناول اور معمولی درجہ کی چند تاریخیں لکھیں - فری مسن لاج کی تاریخ ' مصر اور انگلستان کی مختصر تاریخیں سید مہدی سوڈانی کے متعلق ایک ناول (اسیر المتمہدی) غالباً اسی عہد کی تصنیفات ہیں -

اس زمانے میں مصر سے متعدد اخبارات نکلتے تھے ' لیکن " المقتطف " کے سوا کوئی علمی رسالہ شائع نہیں ہوتا تھا - جارج زیدان نے " البصیر " نامی ایک ہفتہ وار اخبار میں بعض علمی مضامین لکھے ' اور وہ اسقدر مقبول ہوے کہ ادارۂ البصیر نے ایک خاص ماہوار رقم معاوضہ میں دینے کیلیے منظور کرلی - اس واقعہ سے اوسکی ہمت بڑھی ' اور سنہ ۱۸۹۲ع میں الهلال جاری کردیا -

الهلال " المقتطف " کی طرح اعلی درجہ کا علمی رسالہ نہ تھا اسمیں ابتدائی قسم کے ادبی مضامین (لائٹ لٹریچر) اور عام تاریخی و سیاسی معلومات اور تراجم و فوائد کا حصہ زیادہ ہوتا تھا - اسلیے عام طور پر پسند کیا گیا اور روز بروز اسکی اشاعت بڑھنے لگی - سنہ ۱۸۹۵ع میں اسکا خاص پریس بھی قائم ہوگیا ' اور رفتہ رفتہ کتابوں کی اشاعت و تراجم کے بھی متعدد سلسلے شروع کیے گئے ، عربی زبان کی انسائیکلو پیڈیا (دائرۃ المعارف) کی دوسری جلد سلیمان بستانی مرتب کررہے تھے - انہوں نے اسکی اشاعت بھی الهلال پریس کے متعلق کردی ' اور ۱۰ - سے ۱۳ - جلدوں تک کی اشاعت کا اسے موقعہ ملا - اس طرح الهلال پریس کو بہت جلد شہرت ہوگئی - گذشتہ سال مجھے ایک خط میں لکھا تھا کہ " آجکل الهلال کی اشاعت انیس ہزار کے قریب پہنچ گئی ہے " '

الهلال کی ۲۲ جلدیں اوس نے مرتب کیں - تاریخ اسلام کے ناولوں کے ۱۵ نمبر شائع کیے ' تاریخ و تمدن و علوم عربیہ کے متعلق ۸ کتابیں لکھیں ' عام تراجم و علوم پر بھی تقریباً آٹھہ دس چھوٹے بڑے رسالے موجود ہیں ' یہ تمام ذخیرہ اسکے لیے کافی ہے کہ اسکی علمی و ادبی خدمات کا اعتراف کیا جاے ' اور اسکے وجود کو موجودہ عربی زبان کے ممتاز اہل قلم میں جگہ دی جاے - اسکی علمی خدمات اگرچہ ابتدائی قسم کی تھیں اور شرف تحقیق و علو فکر و حسن اخذ و ترتیب سے اسکی تمام تصنیفات خالی ہیں ' تاہم اس نے کامل ایک چوتھائی صدی تصنیف و تالیف میں بسر کی ' اور عربی زبان میں ترجمہ و اقتباس سے ایک بہت بڑا ذخیرہ ادبیات علمیہ کا فراہم کردیا - پس وہ یقیناً موجودہ عہد کا ایک ممتاز مشرقی اہل قلم تھا ' اور اسکی وفات سے عربی زبان اپنے ایک بہت بڑے مستعد مسیحی خادم سے محروم ہوگئی ہے !

ہم آیندہ نمبر میں کسی قدر تفصیل کے ساتھہ مطبوعات الهلال پر اپنی راے ظاہر کرینگے ' کیونکہ اس نمبر میں زیادہ گنجائش نہیں ہے -

معرض المشاهیر

جنرل وان مولٹک

سپه سالار افواج جرمني

امیر البحر وان ٹرپٹز

جرمن وزیر بحریه

رؤساء جنگ یورپ

انگلستان ' جرمني ' اور فرانس کے رجال بحرو بر جو کرۂ ارضي کي هلاکت و تباهي کیلیے منتخب هوے هیں !

نائب امیر البحر برطانیه

سر جان جیلیکو

سر جان جیلیکو کے متعلق عرصه سے یه تسلیم کیا جاتا هے که وه انگریزي بیڑوں میں ایک بهترین دماغ هے - اسکا اصلي کمال یه هے که ماهرانه معلومات کو سلیقه شعاري کے ساتهه اس طرح ملادیتا هے که اس مجموعه کو بلا مبالغه نادرہ روزگار کها جاسکتا هے -

اسکي یه مزیت اس سال کي تمام نمایشي جنگوں میں ظاهر هوچکی هے -

سر جان جیلیکو آج سے نهیں بلکه عرصه سے اپنے حسن خدمات کي وجه سے مشهور هے جو اس نے اس جگه پر انجام دي تهیں ' جس پر اسکا تقرر سنه ۱۸۷۲ع میں هوا تها -

آج سے ۱۸ ماہ قبل یه خبرعام طور پرمسرت و تشفي کے ساتهه پڑهي گئی تهي که وه (یعني سر جان جیلیکو) پرنس لوئس آف بیٹمبرگ کي جگه سکنڈ سي لارڈ (ایک بحري عهده) بنایا گیا ' اور پرنس لوئس آف بیٹمبرگ سر فرانسیس برجمین کے کناره کش هونے کي وجه سے فرسٹ سي لارڈ قرار پاے -

(اُس نے توپخانے کي مدد کیونکر کی ؟)

بیڑے میں گوله باري و نشانه بازي کی ترقي کے متعلق بهت کچهه کها جاتا هے - سچ یه هے که اس تعریف و توصیف کے ایک معقول حصه کا مستحق سر جان جیلیکو هے - اگر سر جان جیلیکو کي شرکت نه هوتي تو نائب امیر البحر سر پرسي اسکوٹ اس کار عظیم کو ترقي نه دیسکتے - سر جان جیلیکو اسوقت ڈائرکٹر آف " نیول اور ڈیننس " تها - قدرت نے اسکو ایسي طبیعت دي تهي جو نئے نئے خیالات پیدا کرتي رهتي تهي - اسکے ساتهه هی اس میں نشاط و سرگرمي بهي تهي - جس کام کو کرتاتها ' فوراً ' اور پوري مستعدي کے ساتهه کرتا تها - ان سب پر مستزاد یه که وه خود بهت بڑا قادر انداز تها -

یه اسباب تهے جنکی وجه سے انگریزي بیڑے میں توپخانه نے اسقدر ترقي کی ۔

جس زمانه میں " ڈریک " نامی جهاز کی کمان اُسکے هاتهه میں تهي ' اسوقت اُسنے مستعدي وجانفشاني سے ڈریک کو بیڑے بهر میں سب سے زیاده قادر انداز جهاز بنا دیا تها - جب وه ڈائریکٹر آف " نیول اور ڈنینس " هوا تو اس نے بیڑے کي اولین جنگ آزما صف کي توپوں کو قابل اعتماد بنانے کیلیے هر ممکن کوشش کی

(حیرت انگیز تجارب)

سر جان جیلیکو طالب العلمي هی کے زمانے سے هونهار معلوم هوتا تها - چنانچه اسي زمانه میں اس نے " روائل نیوي کالج " میں ۸۰ پونڈ کا ایک گرانقدار انعام حاصل کیا -

اس نے اپني بحري زندگي کے آغاز هي میں چند ایسے پر خطر اور قابل ستایش کام کیسے جن کی وجه سے اعلی افسروں کي نظریں اس پر پڑنے لگیں -

مثلاً ایک دفعه ایک اسٹیمر ریت میں پهنس گیا اور کسی طرح نکالے نهیں نکلتاتها- سر جان جیلیکو بےتحاشا اسے نکالنے چلا ' حالانکه اسوقت پاني میں سخت تلاطم برپا تها اور موجیں خلاف توقع و عادت بڑهرهي تهیں - یهاں تک که سر جان جیلیکو کی کشتي الٹ گئي مگر خوش قسمتي سے وه زنده بچکر نکل آیا تها -

اس سے زیاده حیرت انگیز جرأت اس نے اسوقت کی تهي جب " کیمپر ڈون " نامي جهاز ڈوبا تها - اس کا واقعه یه هے که انگریزي بیڑے کا موجوده کمانیر اسوقت نائب امیر البحر " ٹرلي اون " کے نشان بردار جهاز کا کمانیر تها - یه نشان بردار جهاز " کیمپر ڈون " جهاز سے ٹکرایا اور وه ٹوٹکے پاني میں غرق هونے لگا - جسوقت یه حادثه پیش آیا هے ' اسوقت جیلیکو اپنے کیبن میں بیمار پڑا تها - لیکن جب جهاز الٹا هے تو اس نے نهایت حیرت انگیز طور پر مسٹر ولیٹ نامی ایک شخص کی اعانت سے اپنے آپ کو پانی پر سنبهالے رکها ' اور بالاخر صحیح و سالم نکال آیا !

اس واقعه کے چار سال کے بعد وه اس مهم میں زخمی هوا جو پیکن کے انگریزي سفارتخانوں کو چهڑانے کے لیے بهیجی گئی تهی - اس مهم میں جو خدمات اس نے انجام دي تهیں ' اسکے صله میں چیف اسٹاف آفیسر بنادیا گیا -

سر جان جیلیکو اگرچه اڈمرلٹی (صیغه امیر البحر) میں رها هے ' مگر اسکو وسیع عملي تجربه حاصل هے - اور بیڑے کی تیاری میں خاص دلچسپي هے مختلف مواقع پر نمایشی جنگوں میں خود کمان کر چکا هے -

منجمله ان کثیر التعداد اعزازات کے جو سر جان جیلیکو کو ملے هیں ' ایک اعزاز یه هے که اسے قیصر جرمني نے عقاب سرخ کے دوسرے درجے کا تمغه دیا تها ' اور ابهی چند ماه قبل هی وه سرکاری طور پر جرمني بهی گیا تها اور خود قیصر کا مهمان رها تها - مگر حالات کا انقلاب دیکهو جو شخص کل تک مهمان تها ' آج وه بیڑا لیکے حمله کرنے چلا هے

سرجان جیلیکو حال میں دوسرے کروزر اسکواڈرن کا کمانڈر مقرر هوا هے -

سرجان جيليکو امير البحر برطانيه

سرجان فرنچ - سپه سالار افواج بريه برطانيه

مشاهير افواج بريه فرانس و المان

جنرل ژوفرے

سپه سالار افواج بريه فرانس

" امن کا دماغ ايک ايسے حفاظت کرنے والے کتے کے ليے نہايت عمده ہے جو اگرچه هميشه خاموش رهتا ہے' ليکن ساتهه هي وقت پر کاٹ کهانے کے ليے بهي مستعد رهتا ہے " -

يه وه مختصر فقره ہے جسميں ايک بہت بڑے نقاد نے جنرل ژوفرے کے تمام کريکٹر کا لب لباب بيان کرديا ہے -

فرانس کو امن کے زمانه ميں ايک وسيع فوج کي کمان لينے کے ليے اور اس سے زياده اهم فرض يعني خارجي يا داخلي حمله کے وقت فوج اور ملک کي حفاظت اور ايک فوج گراں سے کام لينے کے ليے ايک خاص قسم کے آدمي کي ضرورت تهي - اس ميں کوئي شک نہيں که جنرل ژوفرے اسي طرح کا آدمي ہے -

جنرل ژوفرے اپنے باطني اخلاق کي طرح اپنے چهره کے ظاهري شمائل ميں بهي رعب و تاثر کي قوت رکهتا ہے - اسکا بالائي لب' گهني' لمبي' سفيد' اور سپاهي کے شايان شان مونچهوں سے مستور ہے' جنکے نيچے اسکے سفيد براق دانت تبسم کے وقت برق کي طرح چمکتے هيں - اسکي ناک اگرچه مختصر ہے مگر اسکے ساتهه هي موٹي اور بهاري ہے' اور اسطرح اسکے اختصار کي تلافي هوگئي ہے - اسکي يه عادت ہے که وه اپني صاف آنکهوں سے اسطرح بغور اور خوفناک طور پر ديکهتا رهتا ہے' گويا وه نظروں کو اس شے کے پار کردينا چاهتا ہے جسکو وه ديکهه رها ہے !

جنرل ژوفرے سنه ۱۸۵۲ ع ميں پيدا هوا - وه ابهي ۱۸ سال هي کا تها اور اسکي فوجي تعليم هو رهي تهي که جنگ فرانس اور جرمني کي آگ شعله زن هوگئي - اسنے تعليم موقوف کردي اور سکنڈ لفٹننٹ بنا ديا گيا - نو عمر ژوفرے اسوقت توپخانه ميں تها جس نے محاصرهٔ پيرس کے زمانے ميں پيرس کي مدافعت کي تهي -

جنرل ژوفرے نے مشرق اقصی کے معرکه ٹونکن ميں اس حالت کے ساتهه قلعے بنائے ميں جبکه چيني مورچوں کے آتشين گولے براه راست اس پر آگ برسا رہے تهے !

اس جانبازانه کار نامه کے بعد وه سريع اندر چالنا ميں بهيجديا گيا - يہاں بهي اس نے تين جنگيں کيں - آخر ميں پيرس واپس آنے سے قبل اسے مقام ٹمبکٹو ميں اپنے وطن کي سرگرم خدمت انجام ديني پڑي -

جنرل ژوفرے اس داخلي پيچيدگي کے بعد فرنچ سپاه کا سپه سالار عام بنا ديا گيا جسکي وجه سے فرانس کي جنگي مجلس کي زندگي کا خاتمه هوگيا سنه ۱۹۱۱ع ميں (جب تک اه وه کمانڈر انچيف نہيں بنايا گيا تها) فرنچ سپاه کا کوئي کمانڈر انچيف نہيں تها - صرف ايک جنگي مجلس اس غرض کيليے قائم تهي -

مونس کي مجلس وزارت پر يه حمله کيا گيا که اس نے قومي مدافعت کے اهم ترين کام کو نظر انداز کر ديا ہے - وزير جنگ جنرل گوئوين نے کہا که جب تک جنگ نه چهڑ جائے' اسوقت تک کسي خاص شخص کے متعلق سپه سالار عام هونے کا فيصله کرنا دانشمندي کے خلاف ہے -

اس تجويز کي منظوري کا نتيجه يه هوا که مونس کي مجلس وزارت ٹوٹ گئي کيونکه اخبارات نے اس جواب کا مضحکه اوڑايا اور نہايت سختي سے نکته چيني کي - بالاخر موسيو کايو نے نئي مجلس وزارت ترتيب دي اور موسيو ميسمي وزير جنگ قرار پائے -

يهي وه زمانه ہے جبکه جنرل ژوفرے کا انتخاب عمل ميں آيا اور اب وه نپوليين کے وطن کي عزت کا تنہا محافظ ہے !!

جنرل وان مولٹک

يه مشهور شخص آج ۸ سال سے جرمن فوج کے بڑے جنرل اسٹاف کا چيف ہے - اور اس مشهور شخص کا بهتيجا ہے جسکا لقب " اورگنائزر اف وکٹري " (فتح کي تنظيم قائم کرنے والا) تها اور جس نے موجوده " فوجي جرمن " کي بنياد مستحکم کي - يه جنگ جو جرمني نے شروع کي ہے اس کا فيصله کرديگي که " اوگنائزر آف وکٹري " کا يه بهتيجا اپنے اس مشهور و معروف چچا کے دوسرے لقب ونر آف وار (فاتح جنگ) کا مستحق ہے يا نہيں ؟

يکم جولائي سنه ۱۹۰۶ع ميں وان مولٹک ايک درخشاں سپاهي يعني کونٹ وان شلي مين کي جگه جنرل اسٹاف مقرر هوا - پہلے وه فوج ميں ايک معمولي درجه پر تها - ليکن جنگ جرمني و فرانس ميں حسن خدمات کے صله ميں اسے لفٹنٹي کا عهده اور " آئرن کراس " کا تمغه ملا - اسکے بعد وه مختلف عهدوں سے گذرتا هوا سنه ۱۹۰۲ع ميں جنرل لفٹننٹ کے عهده پر فائز هوا - مگر يه تقرري بنظر استحسان نہيں ديکهي گئي' کيونکه خود فوج ميں اور اسکے باهر عام طور پر يه سوال زبانوں پر تها که جس منصب پر " شيلي مين " تها' اس پر مولٹک کيسے فائز هوگيا ؟

لوگ علانيه کہتے تهے که مولٹک کو يه کاميابي محض قيصر کي نظر توجه سے هوئي - قيصر کي دلي آرزو تهي که جرمن فوج کے اس صيغه ميں جو بمنزله دماغ کے ہے' ايک بار پهر " مولٹک " کا نام نظر آ جائے جو اس مولٹک کا چچا تها - قيصر نے پرنس بلو کي علحدگي کے بعد اسے امپيريل چانسلر بنانا چاها تها مگر اس نے اس بناء پر انکار کرديا که وه ايک سپاهي ہے - اسليے اسے هميشه فوجي اور جنگي کاموں کے ساتهه هي وابسته رهنا چاهيے -

يه وان مولٹک هي کي کوششوں کا نتيجه ہے که جرمني کي فوج امن کے مصارف ميں ۵ کرور پونڈ کا اضافه هوگيا -

اج جرمني کي قسمت کا فيصله جن هاتهوں کي کاميابي و ناکامي پر موقوف ہے' ان ميں سب سے پہلا شخص يهي ہے - تمام کرهٔ ارضی کي نگاهيں ا ف ا

خط دریاے می یوز

جرمني اور فرانس كي سرحد مقام لوا نگوے سے ليكے بيلفورٹ تک طول میں ۱۵۰ ميل هے - اس سرحد كے پورے طول ميں فرانس نے مدافعت كے ليے بعض ايسے سامان كيے هيں جنكي نسبت اسے دعوا تھا كه اگر جرمني اس جانب سے حمله كريگي تو خواه وه كسي جگه سے بھی چلے مگر بالكل الجھكے رهجاليگی اور آگے نه بڑھسكے گي - اس اثناء ميں فرانس مهلت سے فائده اٹھايگا اور كسيقدر هٹكے اس كے پيچھے اپنی فوجيں جمع كرليگا -

ليكن گذشته هفته كے آخري اعترافات نے ظاهر كرديا كه يه دعوا صحيح نه تھا -

اهل جرمني كا يه خيال تھا كه وه فرانس كے خط مدافعت كے هر موقع پر غالب آ سكتے هيں - اگرچه يه خود انكو بھی تسليم تھا كه اس قسم كي پيشقدمياں كولي فيصله كن نتيجه نهيں پيدا كرسكتيں - چنانچه آخري واقعات نے ثابت كرديا هے كه جرمنی كا خيال بالكل صحيح تھا - وه سرحد فرانس كو عبور كركے پيرس كي طرف بڑھرهي هے !

ان سرحدوں كي حالت كو پيش نظر ركھتے هوے يه بھي ضروري معلوم هوتا هے كه جرمني كے جنگي پروگرام كے مطابق فرانس پر روس سے پہلے حمله هونا چاهيے -

گذشته چند سالوں ميں جرمني كے طرز عمل نے يه خيال يقين كي حد تک پہنچا ديا تھا كه وه بلجيم (اور اگر ضرورت و مصلحت مقتضي هو تو سوئٹزرليند) كي راه سے فرانس پر حمله كرنا چاهتي هے - چنانچه جب جنگ شروع هوگئي تو اس نے بلجيم كي راه سے فرانس پر فوج كشي كرنا چاهي ' مگر بلجيم خلاف اميد دست و گريباں هوگيا اور غير متوقع درجه تک مدافعت كي -

جرمني كے سامنے دو راهيں تھيں : ايک بلجيم ' دوسري سوئٹزرليند - مگر اسكو معلوم تھا كه سوئٹزرليند دشوار گزار اور دير مغلوب راه هے - اسليے اس نے اپني سرگرمي كا استعمال زياده تر بلجيم هي كي سرحد پر كيا ' اور اسكي اس دانشمندي سے كولی انكار نهيں كرسكتا جبكه وه باوجود سخت مزاحمتوں كے بلجيم كو فتح كركے فرانس ميں داخل هوگئي هے -

اگرچه اس نے ايسي ريلوے لائنيں بنالی هيں جو بالكل سوئٹزرليند كی سرحد تک پہنچا ديتی هيں ' مگر بلجيم كي سرحد پر بھي اسے عجيب طرح كي مهلت حاصل تھي - بغير اخفا اور اهتمام كے اور بلا كسي غير معمولي كوشش كے اس نے اقدام و هجوم كي تياريال شروع كردي تھيں -

اس نے علانيه مقام ايكس لا چيپل اور بيرک كے مابين دو عظيم الشان كيمپ بنالے تھے - ايک مال ميڈے نامي مقام كے قريب ايلسين بارن ميں ' اور دوسرا ٹريس سے متصل اسكون فيلڈر هاف ميں -

موجوده جنگ ميں انهي دونوں كمپوں سے كام ليا گيا هے - ايلسين بارن كي فوج نے خط مي يوز كے خلاف ليشر پر حمله كيا اور اسكون فيلڈر هاف كي فوج لكسمبرگ كي طرف سے لوانگوے كي طرف بڑھي جو سرحد فرانس كے استحكامات كا ابتدائی سرا هے -

سرحدي ريلوے لائن كي طرح ايكس لا چيپل سے سيدنٹ و تھرنگ نامي مقام تک بھي ايک لائن بن گئي هے - " ريسميس " ايلسين بارن كے كيمپ كا جنگشن هے - ابھي چند سال كي بات هے كه يهاں سے ايک لائن تعمير كي گئي هے جو سرحد كو عبور كرتي هولي استيريلاٹ تک چلي گئي هے -

اس لائن كے متعلق يه امر قابل غور هے كه يه لائن اپنے ساتھ كسی طرح كے اقتصادي فوائد نهيں ركھتي - معمولي زمانه ميں ٹرينوں كی ٹرينيں خالي جاتي هيں ' كيونكه اولاً تو آبادي كم هے - اور جتني كچھه هے بھي ' وه محض كاشتكار هيں - انهيں سير و حركت كي بالكل ضرورت نهيں -

جرمني نے يه راسته محض اسليے اختيار كيا تھا كه وه اسكو زياده كامياب سمجھتا تھا - اسكے خيال ميں بلجيم اس قابل نهيں تھا كه وه كسي عظيم الشان فوج كے حمله كي تاب لاسكے -

مدافعت كا اصلي خط دريائے مي يوز كا خط هے ' جسميں ليشر ' هير ' اور نامور كے قلعے اور گڑھياں بھي شامل هيں - اس خط كے استحكام اور قلعه بندي ميں اسقدر كوشش كي جاچكي هے كه اس كے بعد دريا كے داهنے طرف جرمني كي پيشقدمي روكنے كے متعلق سوال كرنا بيكار سمجھا جاتا تھا -

بلجيم نے اپنی قوت سے زياده جوانمردي كي ليكن بالآخر درياے مي يوز كا يادگار خط دفاع اسكے ليے زياده عرصه تک بند نه رهسكا - اور ليشر كے مستحكم ترين استحكامات كو مسخر كركے وه نامور پر قابض هوگيا اور وهاں سے آگے بڑھكر فرانس كے دروازے هلا ديے - اب آينده هفته خط درياے مي يوز كي آخري تعبير بتلا ديگا جسميں چند دن پہلے جرمنی كو مي يوز كے كنارے ناكام ديكھا گيا تھا !

جھوٹے اشتہار بازوں سے دھوکہ کھائے ہوئے صاحبان کو یقین دلانے کے لیئے کارخانہ ہیں آنے والوں کو ہر ایک دوا مفت دی جاتی ہے بیرونجات کیلئے ہر دوا کا نمونہ نصف قیمت پر

ایک سلائی سے اندھی آنکھ روشن کرنیوالا
جواہر نور العین بیس روپے ماشہ والا خالص ہیرہ بھی جواہر نور العین کا مقابلہ نہیں کر سکتا - دیگر سرمہ جات کی اس کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں - اسکی ایک سلائی سے دھند شبکوری دور نظر دگنی اور ایک ہفتہ میں ردی یعنی ککرے - پھولا - ناخنہ - پڑبال ضعف بصارت اور ہر قسم کا اندھاپن دور ہو کر نظر بحال ہو جاتی ہے - عینک لگانے اور آنکھ بنوانے کی ضرورت نہیں رہتی قیمت فی ماشہ درجہ خاص عنه درجہ اعلیٰ للعہ درجہ اول عا

جوش شباب آور زمانہ بھر کی طاقت ور دواؤں سے اعلیٰ اور افضل مولد خون مقوی اور محرک اعصاب ہیں - ناطاقتی اور پیر و جوان کی ہر قسم کی کمزوری و لاغری جلد رفع کر کے اعلیٰ درجہ کا لطف شباب دکھاتی ہیں عـ

حسن افروز ایک منٹ میں چہرہ کی چھائیاں اور سیاہ داغ دور کر کے چاند سا نکھرا بناتا ہے - قیمت فی شیشی ایکروپیہ عہ

اکسیر بہرہ پن ہر سو لکا بہرہ پن دور کرنے کیلئے لاجواب ہے قیمت [illegible]

ایک لمحہ میں درد دور کرنے والا
طلسم شفا ہر قسم کا اندرونی و بیرونی درد اور زنبور و بچھو کے ڈنک سانپ کے کاٹے کا درد چند سکنڈ میں دور قیمت [illegible]

اعجاز مسیحا تن بے جان میں زندگی کی روح پھونک کر فوراً زندہ اور ہوشیار کرتا ہے قیمت فی شیشی - عہ

ایک شیشی کا شاہی خضاب ایک منٹ میں سفید بالوں کو قدرتی سیاہ کرتا اور رنگ ایک ماہ تک قایم رکھتا ہے - قیمت فی شیشی ایکروپیہ عہ

سندات جواہر نور العین (۱) مسٹر بیچے صاحب چیف انسپکٹر دانپور - جواہر نور العین سے چہرہ اتا موتیا بند بالکل رفع ہو گیا - (۲) مسٹر رستم جی نرام جی مرچنٹ مقام وارنگل ہیں نہایت خوشی سے لکھتا ہوں کہ لڑکی کی آنکھ کا پھولا بالکل دور ہو گیا ایسی عجیب دوا کا شکریہ ادا کرنے کے لئے مجھے الفاظ نہیں ملتے - (۳) خواجہ احمد دین صاحب ڈلہوزی مجھے بچپن سے رتوندہی (شبکوری) کا مرض تھا سول سرجن صاحبان سے علاج کرایا مگر فائدہ نہ ہوا جواہر نور العین سے دو روز میں فائدہ ہوا اور دو ہفتہ میں کامل صحت ہو گئی -

ڈاکٹر نبی بخش خان سابق سینئر سرجن اور آرمی میڈیکل افسر افغانستان
حال پروپرائیٹر شفاخانہ نسیم صحت لاہور - دہلی دروازہ -